لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا .(النساء:7)

فہم میراث

نقشوں کی مدد سے

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب

استاذ الحدیث: جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المنیر

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الوَالِدَانِ وَالأَقرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الوَالِدَانِ وَالأَقرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنهُ أَو كَثُرَ نَصِيبًا مَفرُوضًا .(النساء:7)

فہم میراث

نقشوں کی مدد سے

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب
استاذ الحدیث: جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

{جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں}

◄ کتاب کا نام : فہم میراث نقشوں کی مدد سے
◄ مرتب : مُفتی مُنیر احمد صاحب
◄ طباعت : رجب المرجب 1443ھ فروری 2022ء
◄ ناشر : المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
◄ ای میل : admin@almuneer.pk
◄ ویب سائٹ : almuneer.pk
◄ فیس بک : AlMuneerOfficial
◄ یوٹیوب : Al Muneer Markaz Taleem-O-Tarbiyat Foundation:

ملنے کا پتہ

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ
متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی
فون نمبر: 0331-2607207 - 0331-2607204

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	استفتاء وصول کرنے کا طریقہ	5
2	مصارف ترکہ	6
3	تجہیز وتکفین، ادائے دین اور تنفیذ وصیت احکام	7
	ذوالفروض کے احوال	
4	بیٹیوں کے احوال	14
5	پوتیوں کے احوال	15
6	ابوین کے احوال	17
7	زوج، زوجہ کے احوال	18
8	اخیافی بہن بھائی کے احوال	19
9	اخت عینی کے احوال	20
10	اخت علی کے احوال	21
11	جدہ کے احوال	22
12	المحروم والمحجوب	23
13	مسئلہ بنانے کا طریقہ	24
14	سوالات حل کرنے کا طریقہ	26
15	عصبات کا بیان	27
16	عول کا بیان	31
17	رد کا بیان	32

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
18	نسبت کا بیان	34
19	تصحیح	36
20	مناسخہ	38
21	تقسیم ترکہ کا بیان	45
22	فتویٰ نویسی	47
23	مال مفقود سے متعلق احکام	51
24	حکومت کی طرف سے میت کے ورثاء کو ملنے والی رقم	55
25	مال حرام	57
26	باپ بیٹوں کی مشترک آمدنی کا حکم	58
27	مشترک ترکہ میں تصرف کے احکام	61
28	حمل کی وراثت کے احکام	64
29	تخارج کے احکام	71
30	زندگی میں اپنا مال کی تقسیم سے متعلق	77

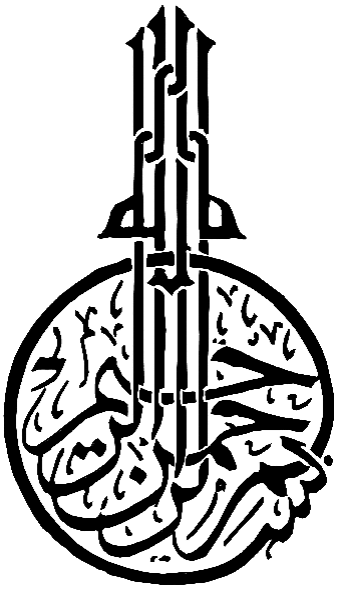

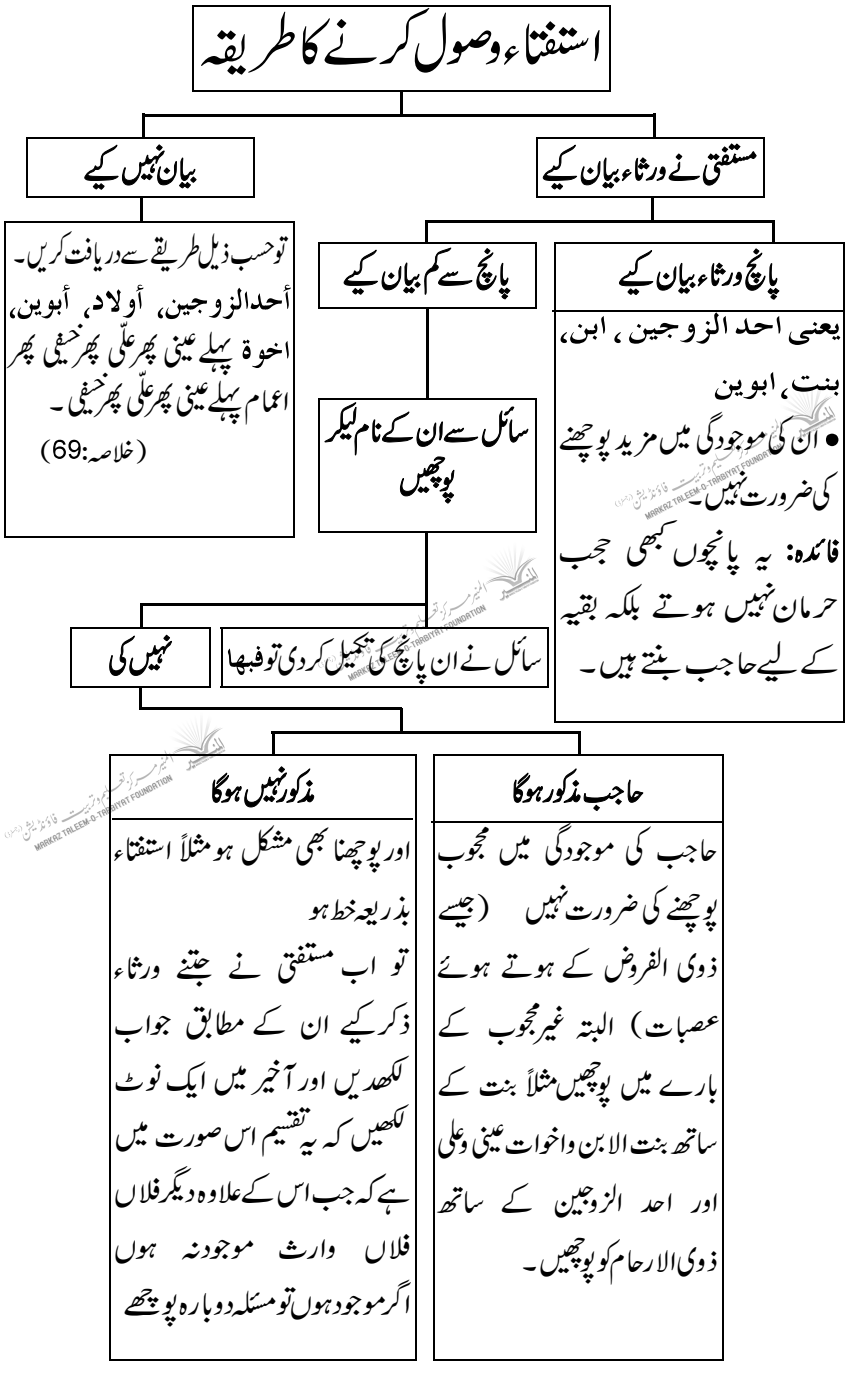
استفتاء وصول کرنے کا طریقہ
مستفتی نے ورثاء بیان کیے
بیان نہیں کیے
پانچ ورثاء بیان کیے
پانچ سے کم بیان کیے
تو حسب ذیل طریقے سے دریافت کریں۔
أحدالزوجين، أولاد، أبوين، اخوة پہلے عینی پھر علّی پھر خیفی پھر اعمام پہلے عینی پھر علّی پھر خیفی۔
(خلاصہ:69)
یعنی احد الزوجین، ابن، بنت، ابوین
• ان کی موجودگی میں مزید پوچھنے کی ضرورت نہیں۔
فائدہ: یہ پانچوں کبھی حجب حرمان نہیں ہوتے بلکہ بقیہ کے لیے حاجب بنتے ہیں۔
سائل سے ان کے نام لیکر پوچھیں
سائل نے ان پانچ کی تکمیل کردی تو فبہا
نہیں کی
حاجب مذکور ہوگا
حاجب کی موجودگی میں محجوب پوچھنے کی ضرورت نہیں (جیسے ذوی الفروض کے ہوتے ہوئے عصبات) البتہ غیر محجوب کے بارے میں پوچھیں مثلاً بنت کے ساتھ بنت الابن واخوات عینی وعلی اور احد الزوجین کے ساتھ ذوی الارحام کو پوچھیں۔
مذکور نہیں ہوگا
اور پوچھنا بھی مشکل ہو مثلاً استفتاء بذریعہ خط ہو
تو اب مستفتی نے جتنے ورثاء ذکر کیے ان کے مطابق جواب لکھدیں اور آخیر میں ایک نوٹ لکھیں کہ یہ تقسیم اس صورت میں ہے کہ جب اس کے علاوہ دیگر فلاں فلاں وارث موجود نہ ہوں اگر موجود ہوں تو مسئلہ دوبارہ پوچھے

مصارف الترکہ علی الترتیب

(1) تجہیز وتکفین

(2) اداءدین

(3) تنفیذ وصیت

(4) ذوی الفروض

(5) عصبات نسبی

- عصبات سببی (یعنی مولی العتاقہ)
- معتق یا مولی العتاقہ کا عصبہ بنفسہ
- معتق یا مولی العتاقہ کا عصبہ سببیہ

(6) ردعلی ذوی الفروض (غیر الزوجین)

(7) ذوی الارحام

(8) مولی الموالات

- مولی الموالات کا عصبہ بنفسہ
- مولی المولات کا عصبہ سببیہ

(9) **مقرلہ بالنسب علی الغیر**

(10) **موصی لہ بما زاد علی الثلث**

(11) بیت المال

(12) بیت المال نہ ہونے کی صورت میں میت کے رضاعی بھائی بہنیں حقدار ہوں گے (بشرط استحقاق بیت المال) یا معتق کے ذوی الفروض یا ذوی الارحام ہوں گے۔ رضاعی بھائی بہن نہ ہوتو کسی بھی کارخیر میں صرف ہوگا۔

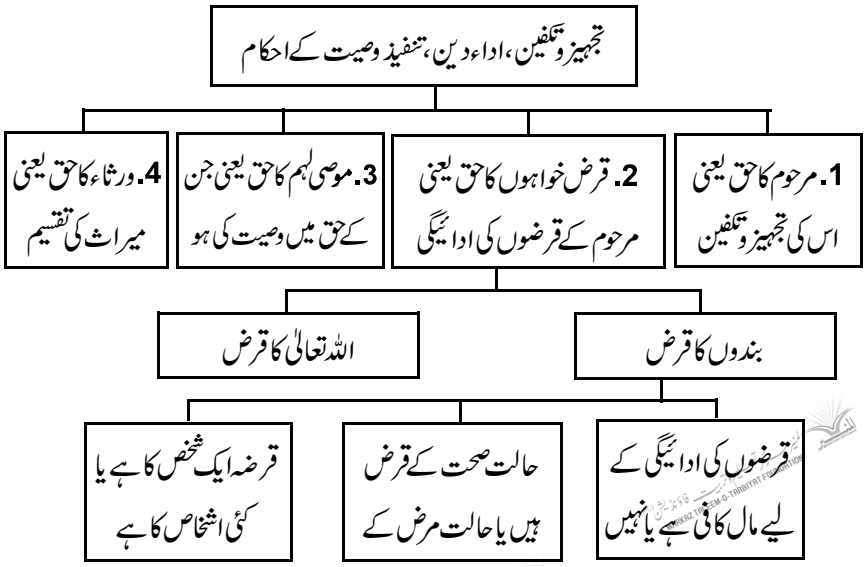

1. ترکہ میں پہلا حق یعنی مرحوم کی تجہیز وتکفین

مرحوم کے ترکہ میں سب سے پہلا حق یہ ہے کہ اس میں سے مرحوم کے کفن ودفن کے مسنون متوسط اخراجات نکالے جائیں، لیکن اگر کوئی شخص یہ اخراجات اپنی طرف سے احسان کے طور پر ادا کردے تو پھر یہ اخراجات ترکہ سے نکالنے کی ضرورت نہیں۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ارث، فقرۃ:6، ترکۃ، فقرۃ:22، شرح الاحوال الشخصیۃ، فقرۃ:3387-3400، آسان میراث:24)

2. مرحوم کے قرض کی ادائیگی

ترکہ میں سے مرحوم کی تجہیز وتکفین کا مناسب اور مسنون انتظام کرنے کے بعد دیکھیں گے کہ اگر مرحوم کے ذمہ کوئی قرض واجب الاداء ہو تو اسے ادا کیا جائے گا۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ارث، فقرۃ:7، مرض الموت، فقرۃ:30، دین، فقرۃ:36، شرح الاحوال الشخصیۃ، فقرۃ:3401، عالمگیری:6/447، شامی:6/760)

اب قرضوں کی مختلف نوعیتیں ہیں جن کو جاننا ضروری ہے اس لیے اس کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

❑ بندوں کا قرض

(2.1) قرضوں کی ادائیگی کے لیے مال کافی ہے:

تجہیز وتکفین کے بعد مرحوم کا مال بندوں کے تمام قرضوں کی ادائیگی کے لیے کافی ہو، خواہ وہ قرضے حالت صحت کے ہوں یا حالت مرض کے یا دونوں کے، پھر ایک شخص کا قرضہ ہو یا کئی اشخاص کے قرضہ ہوں، تو مرحوم کے مال سے وہ تمام قرضے ادا کیے جائیں گے۔

(شرح الاحوال الشخصیۃ، فقرۃ:3404، شامی:6/760)

قرضوں کی ادائیگی کے لیے مال کافی نہیں

(2.2) قرضہ ایک ہی شخص کا ہو: اگر مرحوم کا مال ادائے قرض کے لیے کافی نہیں ہو اور قرض بھی ایک ہی شخص کا ہے (خواہ حالت صحت کا قرضہ ہو یا حالت مرض کا) تو جو کچھ مال تجہیز و تکفین کے بعد باقی بچے وہ قرض دار کو دے دیا جائے گا، باقی کو وہ اگر چاہے تو معاف کر دے یا آخرت پر موقوف رکھے، وارثوں کے ذمہ پر اس کا ادا کرنا لازم نہیں۔

(شرح الاحوال الشخصیۃ، فقرۃ:3404,3403، عالمگیری:6/447، شامی:6/760)

قرضے کئی اشخاص کے ہوں:

(2.3) تمام قرضے صرف حالت صحت کے ہوں: تجہیز وتکفین کے بعد مرحوم کا مال قرضوں کی ادائیگی کے لیے کافی نہ ہو اور قرضے کئی اشخاص کے ہوں نیز یہ تمام قرضے صرف حالت صحت کے ہوں تو سب قرض خواہوں کو ان کے حصہ کے تناسب سے مال دیا جائے گا یعنی جس کا قرض زیادہ ہو وہ اسی تناسب سے زیادہ لے اور جس کا قرض کم ہو وہ اسی حساب سے کم لے۔ باقی جو قرض رہ جائے وہ قرض خواہ معاف کر کے ثواب واجر حاصل کریں یا معاملہ آخرت پر موقوف رکھیں، مرحوم کے وارثوں کے ذمہ پر اس کا ادا کرنا لازم نہیں۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، مرض الموت، فقرۃ:30، دین، فقرۃ:36، شرح الاحوال الشخصیۃ، فقرۃ:3405-3409، آسان میراث:30-31، عالمگیری:6/447، شامی:6/760)

(2.4): تمام قرضے حالت مرض کے ہوں

حسب سابق تجہیز وتکفین کے بعد مرحوم کا مال قرضوں کی ادائیگی کے لیے کافی نہ ہو اور قرضے کئی اشخاص کے ہوں نیز یہ تمام قرضے حالت مرض کے ہوں تو سب قرض خواہوں کو ان کے حصہ کے تناسب سے مال دیا جائے گا یعنی جس کا قرض زیادہ ہو وہ اسی تناسب سے زیادہ لے اور جس کا قرض کم ہو وہ اسی حساب سے کم لے۔ باقی جو قرض رہ جائے وہ قرض خواہ معاف کر کے ثواب واجر حاصل کریں یا معاملہ آخرت پر موقوف رکھیں، مرحوم کے وارثوں کے ذمہ پر اس کا ادا کرنا لازم نہیں۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، مرض الموت، فقرۃ:30، دین، فقرۃ:36، شرح الاحوال الشخصیۃ، فقرۃ: 3405-3409، آسان میراث:30-31، عالمگیری:6/447، شامی :6/760)

(2.5): کچھ قرضہ حالت صحت کے ہوں اور کچھ قرضہ حالت مرض کے

مرحوم کا مال قرضوں کی ادائیگی کے لیے کافی نہ ہو اور قرضے کئی اشخاص کے ہوں جن میں سے کچھ قرضے حالت صحت کے ہوں اور کچھ قرضے حالت مرض کے تو سب سے پہلے حالت صحت کے قرضے ادا کیے جائیں گے، اس کے بعد حالت مرض کے۔ جس کا طریقہ یہ ہوگا کہ؛

(1) اگر مال اس قدر کم ہو کہ حالتِ صحت کے تمام قرضوں کی ادائیگی اور حالتِ مرض کے کچھ قرضوں کی ادائیگی ہو سکے تو حالتِ صحت کے تمام قرضے ادا کرنے کے بعد حالتِ مرض کے قرض خواہوں میں حصہ رسد تقسیم کر لیا جائے یعنی جس کا قرض زیادہ ہو وہ زیادہ لے اور جس کا قرض کم ہو وہ اسی حساب سے کم لے۔ باقی جو قرض رہ جائے وہ قرض خواہ معاف کر کے ثواب و اجر حاصل کریں یا معاملہ آخرت پر موقوف رکھیں۔ میت کے وارثوں پر جبر نہیں کر سکتے کہ تم اپنے پاس سے ادا کرو۔

(2) اگر مال اس قدر کم ہو کہ صرف حالت صحت کے تمام قرضوں کی ادائیگی ہو سکتی ہو اور حالت مرض کے قرضوں کی ادائیگی کے لیے کچھ مال نہ بچتا ہو تو صرف حالت صحت کے قرضوں کو ادا کیا جائے گا اور حالت مرض کے قرض خواہ محروم رہیں گے، اب ان کو اختیار ہے

معاف کر کے ثواب واجر حاصل کریں یا معاملہ آخرت پر موقوف رکھیں۔ میت کے وارثوں پر جبر نہیں کر سکتے کہ تم اپنے پاس سے ادا کرو۔

(3) اگر مال اس سے بھی کم ہو کہ صرف حالت صحت کے قرضوں کی ادائیگی بھی مکمل نہ ہوتی ہو تو جو کچھ مال ہے اس کو حالت صحت کے قرض خواہوں میں حصہ رسد تقسیم کر لیا جائے یعنی جس کا قرض زیادہ ہو وہ زیادہ لے اور جس کا قرض کم ہو وہ اسی حساب سے کم لے۔ باقی جو قرض رہ جائے وہ قرض خواہ معاف کر کے ثواب و اجر حاصل کریں یا معاملہ آخرت پر موقوف رکھیں۔ میت کے وارثوں پر جبر نہیں کر سکتے کہ تم اپنے پاس سے ادا کرو۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، مرض الموت، فقرۃ:30، دین، فقرۃ:36، شرح الاحوال الشخصیۃ، فقرۃ:3409-3411، آسان میراث:30-31، عالمگیری:6/447، شامی:6/760)

❑ اللہ کا قرض

واجب الادا قرضوں میں سے ایک قرض اللہ جل جلالہ کا ہے جیسے زکوۃ، کفارہ، قضاء نماز اور روزے کا فدیہ وغیرہ اس قرض کی ادائیگی کا حکم یہ ہے؛

1) وصیت نہیں کی: اگر مرحوم نے ان قرضوں کی ادائیگی کی کوئی وصیت نہ کی ہو تو ورثاء پر اس کا ادا کرنا ضروری نہیں۔

2) وصیت کی اور وہ تہائی مال سے پوری ہوتی ہو: اگر مرحوم نے ان قرضوں کے ادا کرنے کی وصیت کی ہو اور وہ اس کے تہائی مال سے پوری ہوتی ہو تو مرحوم کے تہائی مال سے اس کی ادائیگی ضروری ہوگی۔

3) وصیت کی اور وہ تہائی مال سے پوری نہ ہوتی ہو: اگر مرحوم کے قرضوں کی ادائیگی کے لیے تہائی مال سے زیادہ مال صرف کرنا پڑتا ہو تو تہائی مال سے زیادہ مال کی وصیت پر عمل کرنا ورثاء پر لازم نہیں۔ (شرح الاحوال الشخصیۃ، فقرۃ:3412-3414، آسان میراث:32)

3. موصی لہم یعنی جن کے حق میں وصیت کی ہو

مرحوم کی تجہیز وتکفین اور اس کے قرضوں کی ادائیگی کے بعد دیکھیں گے کہ اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو بقیہ ترکہ کے ایک تہائی (1/3) کی حد تک اس وصیت پر عمل کیا جائے گا۔

❑ کب کن لوگوں کے لیے وصیت کرنا بہتر ہے، کب نہیں؟

(1) اگر انسان بہت زیادہ مالدار نہ ہو تو وصیت ہی نہ کرے، وارثوں کے لیے چھوڑ دے تاکہ وہ اچھی طرح سہولت کے ساتھ گزر بسر کریں، کیونکہ اپنے وارثوں کو سہولت و آرائش کی حالت میں چھوڑ جانے میں بھی ثواب ملتا ہے، البتہ اگر ضروری وصیت ہو جیسے نماز روزہ کا فدیہ تو اس کو بہر حال پورا کرے، ورنہ گناہ گار ہوگا۔ (تسہیل بہشتی زیور: 2/319)

(2) اگر کسی کو کوئی رشتہ دار غریب ہو اور شریعت کی رو سے وارث نہ بن سکتا ہو جبکہ اس شخص کے پاس بہت مال و دولت ہے تو اسی صورت میں اس غریب رشتہ دار کے لیے کچھ وصیت کرنا مستحب ہے اور باقی لوگوں کے لیے وصیت کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے۔ (تسہیل بہشتی زیور: 2/318)

❑ کن لوگوں کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے؟

1) مرتد کے لیے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، وصیۃ، فقرۃ: 45، عالمگیری: 6/92)

2) غیر مسلم حربی (جو کہ دار الحرب میں ہو) کے لیے۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، وصیۃ، فقرۃ: 44، عالمگیری: 6/92)

❑ کتنے مال کی وصیت کی جاسکتی ہے؟

● **کل مال کی وصیت کرنا:** جس شخص کے قریبی/ بعیدی کسی قسم کے ورثاء نہ ہوں، تمام فوت ہو چکے ہوں تو اس کو کل مال کی وصیت کرنا جائز ہوگا اور اگر اس کا کوئی وارث میاں بیوی میں کسی ایک کے علاوہ موجود ہو، خواہ بعید ہی کیوں نہ ہو تو کل مال کی وصیت نہیں کر سکتا۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، وصیۃ، فقرۃ: 130، شامی: 6/652، اصلی بہشتی زیور: 393)

● **تین چوتھائی (75فیصد) مال کی وصیت کرنا:** جس شخص کی صرف بیوی ہو اور اولاد وغیرہ کچھ نہ ہو تو وہ تین چوتھائی مال کی وصیت کرسکتا ہے۔ (شامی:656/6، اصلی بہشتی زیور:393)

● **آدھے مال کی وصیت کرنا:** جس عورت کا صرف شوہر ہو اور اولاد وغیرہ کچھ نہ ہو تو وہ آدھے مال کی وصیت کرسکتی ہے۔ (شامی:656/6، اصلی بہشتی زیور:393)

● **تہائی مال کی وصیت کرنا:** جس شخص کے میاں بیوی میں سے کسی ایک کے علاوہ کوئی وارث موجود ہو تو وہ تہائی مال کی وصیت کرسکتا ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ پورے تہائی کی وصیت نہ کرے، تہائی سے کم کی وصیت کرے۔ (شامی:650/6، اصلی بہشتی زیور:393)

❑ کن وصیتوں پر عمل کرنا وارثوں کے لیے ناجائز ہے؟

1) قاتل کے لیے وصیت: جو وصیت مرحوم نے قاتل کے لیے کی ہو مثلاً جس شخص کے لیے وصیت کی تھی اسی نے قتل کردیا تو وارثوں کے لیے اس وصیت کا پورا کرنا جائز نہیں۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، وصیۃ، فقرۃ:34، عالمگیری:91/6، بدائع الصنائع:340/7، شامی:656/6)

2) معصیت کی وصیت: مرحوم نے اگر کسی معصیت یا بدعت کے کام کی وصیت کی ہو تو وارثوں کو ایسی وصیت پورا کرنا جائز نہیں۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، وصیۃ، فقرۃ:57,51، اصلی بہشتی زیور:393)

مثال 1: کوئی اپنی قبر پختہ کرنے یا اس پر قبہ بنانے کی وصیت کرے تو اس کا پورا کرنا جائز نہیں۔ (عالمگیری:95/6، شامی :690/6، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، قبر، فقرۃ:16، اصلی بہشتی زیور:393)

مثال 2: کسی شخص نے اپنے انتقال کے بعد تیجہ، دسواں، چہلم یا مروجہ عرس یا میلاد کی وصیت کی ہو تو وارثوں کو یہ وصیت پوری کرنا جائز نہیں۔ (عالمگیری:95/6، اصلی بہشتی زیور:393)

❑ کن وصیتوں پر عمل کرنا وارثوں کی مرضی پر موقوف ہے؟

مرحوم کی ان وصیتوں پر عمل کرنا وارثوں کی مرضی پر موقوف ہے، چاہیں تو پورا کریں، چاہیں تو نہ کریں۔ لیکن ان وصیتوں پر عمل کرنا چاہیں تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ تمام ورثاء عاقل بالغ ہوں۔

1) مرحوم کی جو وصیت تہائی مال سے زیادہ ہو۔

(عالمگیری:90/6، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، وصیۃ، فقرۃ:94,93,52,72، بدائع الصنائع:335/7، اصلی بہشتی زیور:392)

2) مرحوم نے جو وصیت کسی وارث کے حق میں کی ہو۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، وصیۃ، فقرۃ:35-36، 77، بدائع الصنائع:380/7، عالمگیری:91/6، اصلی بہشتی زیور:393)

3) مرحوم نے میراث کی شرعی تقسیم کے برخلاف اپنی طرف سے کسی تقسیم کی وصیت کی، تمنا کی ہو کہ فلاں وارث کو اتنا اور فلاں کو اتنا دیا جائے۔ (بنوری ٹاؤن فتویٰ نمبر:143811200042)

کن وصیتوں پر عمل کرنا وارثوں پر ضروری ہے؟

1) مرحوم نے جو وصیت نماز، روزہ اور سجدہ تلاوت کے فدیہ کی ادائیگی یا زکوٰۃ، صدقہ فطر، کفارۃ، حج بدل وغیرہ کی ادائیگی کی ہو۔

2) یا جو وصیت کسی بھی نیک کام یا نیک مقصد میں اپنا مال صرف کرنے کی ہو، تو وارثوں پر اس وصیت کا مرحوم کے تہائی مال کی حد تک پورا کرنا لازم ہے۔ (البقرۃ:181، تدبر قرآن)

4. میراث کی تقسیم

مرحوم کے ترکہ میں سے ذکر کردہ تفصیل کے مطابق اس کی تجہیز وتکفین، قرضوں کی ادائیگی اور ترکہ کے ایک تہائی (1/3) کی حد تک وصیت پر عمل بالترتیب کیا جائے گا۔ اس سب کے بعد جو کچھ مال باقی بچے وہ سب مرحوم کا ترکہ شمار ہوگا جس میں مرحوم شخص کے انتقال کے وقت موجود تمام ورثاء کا اپنے حصہ شرعی کے بقدر حق ہے، خواہ وہ ورثاء بالغ ہوں یا نابالغ، شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ارث، فقرۃ:6-11، ترکہ، فقرۃ:33، مرض الموت، فقرۃ:30، شامی:759-760/6، شرح الاحوال الشخصیۃ:1414/3)

ذوی الفروض کے احوال

نوٹ: استحقاق میراث کے لیے ثبوت نسب ضروری ہے۔ لہٰذا ولد الزنا اور ولد اللعان باپ کی طرف سے منقطع النسب ہونے کی وجہ سے محروم ہوگا۔ لیکن ماں کی طرف سے ثابت النسب ہونے کی وجہ سے مستحق میراث ہوگا۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: 3/71-70، بحر الرائق: 9/391)

2. پوتیوں کے احوال

ا۔ فان المعصِب لها تارة يكون فى درجتها وتارة يكون أنزل منها درجةً أو أكثر فان كان فى درجتها عصَّبها مطلقاً وان كان انزل منها درجةً فلا يعصبها الا اذا كانت محتاجة اليها ۔(احوال الشخصية

(1) محجوب ہونے کی مثال:

مسئلہ 3

| میـــــــ

3. ابوین (ماں، باپ، دادا) کے احوال

نوٹ:1 ثلث مابقیہ والے مسئلہ میں ثلث مابقی کا مسئلہ کا عدد نکالنے میں کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

نوٹ:2 جد کے تین احوال وہی 3 ہے جو ''اب'' کے اوپر گذرے، (سدس/سدس مع التعصیب/عصبہ) اضافی حالت یہ کہ اب کی وجہ سے جد محجوب ہوگا

4. زوج کے احوال

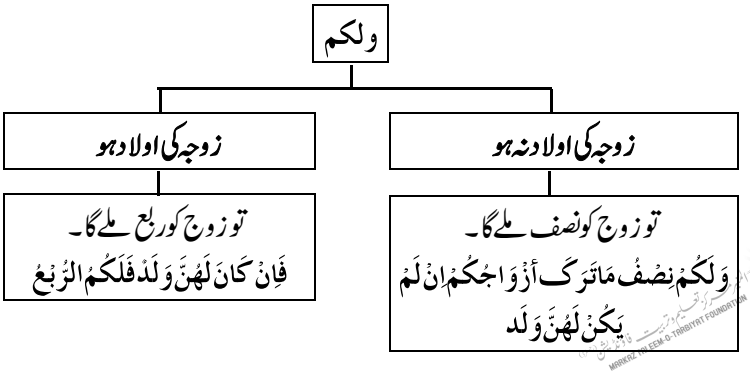

5. زوجہ کے احوال

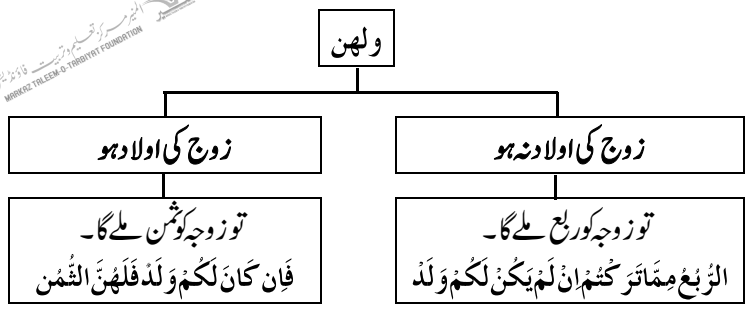

نوٹ: استحقاق میراث کے لیے نکاح صحیح شرط ہے۔ لہٰذا منکوحہ بنکاح فاسد (والی عورت) شوہر (زوج) کی میراث کی مستحق نہیں ہوگی۔ (شامیۃ: 6/762)

6. اخیافی (ماں شریک) بہن بھائی کے احوال

7. اخت عینی (حقیقی) کے احوال

یستفتونک فی النسآء

میت کلالہ ہو

قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ اِنْ امْرُءٌ ھَلَکَ لَیْسَ لَہٗ وَلَدٌ (نہ مذکر اولاد ہو نہ مونث) (تو اب اخت بمنزلہ بنت کے ہے)

(1) ایک ہوگی
تو اس کو نصف ملے گا
وَلَہٗ اُخْتٌ فَلَھَا نِصْفُ مَا تَرَکَ

(2) دو یا دو سے زیادہ ہوگی
تو ان کو ثلثان ملے گا
فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَھُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَکَ

(3) اگر بہن بھائی دونوں ہو
تو عصبہ ہوں گے
وَاِنْ کَانُوْا اِخْوَۃً رِّجَالاً وَّنِسَآءً فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ

غیر کلالۃ

اصول (اب، جد) ہوں

فروع مذکر (ابن، ابن الابن ہوں الخ)

(4) اخت عینی بالاجماع محجوب ہوگی

(5) فروع مونث ہوں
یعنی میت کی بنت/ بنت الابن الخ ہوں یا بنت + بنت الابن الخ ہوں
تو اس صورت میں اخت عینی عصبہ مع الغیر بنے گی یعنی فروع مونث سے کچھ بچا تو لے لیں گی اور کچھ نہ بچا تو انہیں کچھ نہیں ملے گا۔ جیسے:

۱۲ ع ۱۳

میت

زوج	ام	2 بنت	اخت عینی
ربع	سدس	ثلثان	عصبہ مع الغیر
3	2	8	

حدیث: اجعلوا الأخوات مع البنات عصبة

8. اخت علّی (باپ شریک بہن) کے احوال

یستفتونک فی النسآء

میت کلالہ ہو

قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ ان امرء ھلک لیس لہ ولد (نہ مذکر اولاد ہو نہ مونث) (اخت بمنزلہ بنت کے ہے)

(1) ایک ہوگی
تو اس کو نصف ملے گا
وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ

(2) دو یا دو سے زیادہ ہوگی
تو ان کو ثلثان ملے گا
فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ

(3) اگر بہن بھائی دونوں ہو
تو عصبہ ہوں گے
وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ

غیر کلالۃ

اصول (اب، جد) اُخ عینی ہوں

فروع مذکر (ابن، ابن الابن الخ) ہوں

(4) اخت علیۃ بالاجماع محجوب ہوگی

(5) فروع مونث ہوں
یعنی میت کی بنت/ بنت الابن الخ ہوں یا بنت + بنت الابن الخ ہوں (اور اخت عینی ساتھ نہ ہو)
تو اس صورت میں اخت علیۃ عصبہ مع الغیر بنے گی یعنی فروع مونث سے کچھ بچا تو لے لیں گی اور کچھ نہ بچا تو انہیں کچھ نہیں ملے گا۔

دو زائد صورتیں

فقط اخت عینی ساتھ ہو
تو اخت عینی بمنزلہ بنت کے اور اخت علی بمنزلہ بنت الابن کے ہوگی

(6) اخت عینی ایک ہو
تو سدس ملے گا

(7) اخت عینی دو ہو
تو محجوب ہوگی، البتہ اُخ علی ساتھ ہو تو عصبہ ہوگی

(8) فروع مؤنث مع اخت عینی ساتھ ہو
تو اخت علی محجوب ہوگی

9. جدہ صحیحہ (دادی/ نانی) کے احوال

جدہ صحیحہ (دادی/ نانی)

احوال

تعریف

جدہ صحیحہ: میت کی طرف اس کی نسبت میں جد فاسد کا واسطہ نہ ہو جیسے ام الاب (دادی) اور ام الام (نانی) یہ دونوں جدہ صحیحہ ہیں

جدہ فاسدہ: میت کی طرف اس کی نسبت میں جد فاسد کا واسطہ ہو جیسے: ام اب الام (نانا کی ماں)

(1) مجوبہ

(1) ماں کی موجودگی میں ہر قسم کی جدات (دادی، نانی)

(2) باپ کی موجودگی میں صرف دادی۔

(3) جد کی وجہ سے تمام ابویات علیا جو میت کی طرف بواسطہ جد منسوب ہوں مجوب ہونگی، نہ امویات نہ محاذیات نہ سفلیات نہ علیا غیر منسوبہ بسوئے میت بواسطہ جد۔

الحاصل: یہ کہ جد امویات کو مجوب نہیں کرے گا اور ابویات میں صرف ان کو مجوب کرے گا جو اس سے علیا ہوں اور اس کی وجہ سے میت کی طرف منسوب ہوں۔

اگر علیا نہ ہو بلکہ محاذیہ یا سفلیہ ہوں یا علیا تو ہوں لیکن اس کی وجہ سے میت کی طرف منسوب نہ ہوں بلکہ غیر کی وجہ سے ہوں تو ان کو مجوب نہیں کرے گا بلکہ وہی دوسرا جد مجوب کرے گا جس کی وجہ سے میت کی طرف منسوب ہوں۔

اور یاد رہے کہ ہر جد کی محاذیہ قریبہ اس کی زوجہ ہوگی اور اس کی وجہ سے مجوب نہ ہوگی کیونکہ مجوب تو علیا ہوتی ہے یہ تو محاذیہ ہے علیا نہیں، لہذا مجوب نہ ہوگی، ہاں اب کی وجہ سے مجوب ہوگی کیونکہ اس کی محاذیہ نہیں ہے بلکہ علیا منسوبہ بسوئے میت بواسطہ اب ہے۔ (تسہیل:106)

(4) جدۃ قربیٰ کی موجودگی میں بعدیٰ مجوب ہوگی چاہے قربیٰ خود بھی مجوبہ کیوں نہ ہو۔

(2) سدس

جدہ صحیحہ کو سدس ملے گا چاہے دادی ہو، یا نانی، ایک ہو یا زیادہ، ایک قرابت والی ہو یا زیادہ قرابتوں والی (بشرطیکہ وجوہ حجب میں سے کوئی وجہ نہ پائی جائے)۔

المحروم و المحجوب

محروم

(1) رق (2) قتل (3) اختلاف دین
(4) اختلاف دارین فی حق غیر المسلم
(پاشا: 1437/3، کویتیہ، ارث، فقرہ: 15 تا 23، شامیہ: 766/6)

مجوب

(1) جو حجب حرمان ہوتے ہیں

(1) دور والے ورثاء قریب والے ورثاء کی موجودگی میں جیسے ذوی الارحام عصبات کی موجودگی میں اور عصبات میں بعید والے قریب والوں کی موجودگی میں
(2) اور ذوی الفروض میں
بنت الابن محجوب ہوگی: (1) جب کہ میت کی بنتین موجود ہوں بشرطیکہ ابن الابن محاذی یا اسفل ان کے ساتھ نہ ہو ورنہ عصبہ بالغیر ہوگی۔ (2) جب میت کا ابن موجود ہو
جد محجوب ہوگا: جبکہ میت کا باپ موجود ہو
اخیافی بہن بھائی محجوب ہوں گے: جبکہ میت کی اولاد باپ دادا میں سے کوئی ایک موجود ہو۔
اخوات عینیہ محجوب ہوں گی: جب کہ ابن، ابن الابن، اب جد میں سے کوئی ایک موجود ہو۔
اخوات علیہ محجوب ہوں گی: جبکہ ابن ابن الابن، اب جد، اخ عینی میں سے کوئی ایک موجود ہو۔
جدہ صحیحہ محجوب ہوگی: 1) قربیٰ کی وجہ سے بعدیٰ محجوب ہوں گی 2) ام کی موجودگی میں تمام جدات ابویہ ہوں یا امویہ محجوب ہوں گی۔ 3) اب کی موجودگی میں تمام جداتِ ابویہ محجوب ہوں گی نہ کی امویہ۔ 4) جد کی موجودگی میں صرف ابویہ علیا منسوبہ محجوب ہوں گی نہ کہ غیر۔

حاجب

(2) جو حجب نقصان ہوتے ہیں

(2,1) زوجین (3) أم
(4) بنت الابن
(5) أخت لأب

(3) جو حجب حرمان نہیں ہوتے

(2,1) أب أم (4,3) زوج، زوجہ
(6,5) ابن، بنت

(4) جو حجب نقصان نہیں ہوتے

(1) جدہ (2) ابن
(3) ابن الابن

فائدہ: دو وارث (یعنی زوجین) ایسے بے ضرر ہیں جو کبھی کسی کو محروم نہیں کرتے باقی سب ایک دوسرے کا پتا کاٹتے ہیں۔ (تسہیل المیراث: 44)

مسئلہ بنانے کا طریقہ

پہلا طریقہ:

ورثہ

ذوی الفروض میں سے ہوں گے

مسئلہ بنانے میں حصص کو دیکھا جائے گا

حصص کے دو فرقے ہیں

فرقہ اولیٰ: نصف، ربع، ثمن

فرقہ ثانیہ: ثلثان، ثلث، سدس

یا عصبات ہوں گے

تو مسئلہ بنانے میں انکے رؤوس کو دیکھا جائیگا،

یعنی جتنے رؤوس ہوں گے اسی سے مسئلہ بنایا جائے گا۔ جیسے:

4

میت

بنت بنت ابن

عصبہ

اب کسی مسئلہ میں یہ فرقے

غیر مخلوط ہوں گے

جیسے: صرف نصف، صرف ربع، صرف ثمن یا صرف ثلثان، صرف ثلث، صرف سدس۔

حکم: تو اس صورت میں مسئلہ مخرج سے بنے گا یعنی نصف کی صورت میں 2 سے، ربع کی صورت میں 4 سے، ثمن کی صورت میں 8 سے، ثلثان اور ثلث کی صورت میں 3 سے، سدس کی صورت میں 6 سے۔

مخلوط ہوں گے

ایک ہی فرقہ کے حصص آپس میں میں مخلوط ہوں گے

یعنی فرقہ اولی میں نصف + ربع، نصف + ثمن، وغیرہ اور فرقہ ثانیہ میں ثلثان + ثلث، ثلثان + سدس۔

حکم: اس صورت میں مسئلہ اقل مخرج سے بنے گا یعنی نصف + ربع میں 4 سے، نصف + ثمن میں 8 سے۔ ثلثان + ثلث میں 3 سے۔ ثلثان + سدس میں 6 سے۔

دو فرقوں کے حصص آپس میں مخلوط ہوں گے

جیسے: نصف + ثلثان، ربع + ثلث، ثمن + سدس وغیرہ۔

حکم: اس صورت میں مسئلہ فرقہ اولی کے اقل مخرج کے تین گنا سے بنے گا۔

نصف + ثلثان میں 6 سے اور ربع + ثلث میں 12 سے۔

ثمن + سدس میں 24 سے۔

دوسرا طریقہ: L.C.M نکالنا

● جو حصص موجود ہوں ان کے مخارج کا ذواضعاف اقل نکالا جائے جو حاصلِ ذواضعاف اقل ہوگا وہی مخرج مسئلہ ہوگا ۔

● **ذواضعاف اقل نکالنے کا طریقہ:**

ذواضعاف اقل کا طریقہ یہ ہے کہ مسئلہ میں جو جو حصص واقع ہیں ان کے مخارج کو (اقل سے اکثر کی طرف) بالترتیب لکھیں، جو حصہ مکرر ہو اس کا مخرج مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں، پھر جو چھوٹے سے چھوٹا عدد ان میں سے اکثر کو تقسیم کرتا ہو اس سے ان کو تقسیم کریں۔ اعداد منفیہ جس عدد کو جتنی بار فناء کریں اتنی بار (وفق) کو اس عدد کے نیچے لکھیں، جو عدد پورا نہیں جاتا اسے اسی حالت میں نیچے اتار دیں، اعداد منفیہ کو بائیں جانب اور وفق کو ہر عدد کے نیچے لکھیں، آخر میں اعداد منفیہ کو آپس میں ضرب دیں جو حاصل آئے وہی مسئلہ ہے۔ جیسے:

24

میت

زوجہ	بنت	بنت الابن	اب
ثمن	نصف	سدس	سدس مع التعصیب
3	12	4	4+1=5

حصص مخارج			
ثمن	8	2 - 6 - 8	2
نصف	2	1 - 3 - 4	3
سدس	6	1 - 1 - 4	4
		1 - 1 - 1	

اعداد منفیہ

حاصل ذواضعاف اقل

24 = 2 x 3 x 4

سوالات حل کرنے کا طریقہ

میراث کے سوالات حل کرنے کا طریقہ ترتیب وار درج کیا جاتا ہے۔

(1): لفظ میت کا لمبا خط کھینچیں جس میں ت پر نقطے نہ لگائیں (میتـــــــــــــــــــ)۔

(2): تمام ورثاء لفظ میت کے نیچے ترتیب وار لکھیں یعنی اول ذوی الفروض پھر عصبہ۔

(3): اس کے بعد ذوی الفروض کے مقرر حصے ان کے نام کے نیچے لکھ دیں، عصبہ کے نیچے عصبہ لکھ دیں اور جو محروم (محجوب) ہو رہا ہو اس کے نیچے ''م'' لکھ دیں۔

(4): مسئلہ بنائیں۔

(5): پھر ذوی الفروض کو اس مخرج میں سے ان کا حصہ دے دیں اور جو باقی بچ جائے اسے عصبہ کو دے دیں۔

مثال:

24

میتـــــــــــــــــــ

زوجہ	بنت	بنت الابن	اب
ثمن	نصف	سدس	سدس مع التعصیب
3	12	4	4+1=5

عصبات کا بیان

❑ تعریف:

عصبہ بمعنی پٹھا ہے اصطلاحاً وہ شخص جو کہ گوشت پوست میں شریک ہو جس کے عیب دار ہونے سے خاندان میں عیب لگے۔

شرع میں اولاد باپ کی ہوتی ہے اس لئے عورت کے خاندان کی اولاد عصبہ نہیں، کیونکہ وہ اولاد تو اس کے شوہر کی ہے اور اصلی وارث عصبہ ہے اس لیے بیٹا شرع میں عصبہ ہوا، ذوی الفروض میں سے نہ ہوا۔

❑ حکم :

ذوی الفروض کے بعد عصبہ کا حق ہے، اگر ذوی الفروض میں سے کوئی بھی نہ ہوں تو سب عصبہ کو ملے گا، یا ذوی الفروض کو دینے کے بعد کچھ بچ جائے تو وہ بھی عصبہ کو ملے گا۔

❑ اقسام:

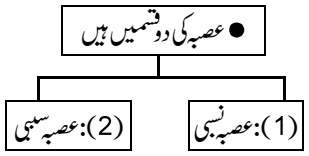

ہم صرف عصبہ نسبی کو بیان کریں گے

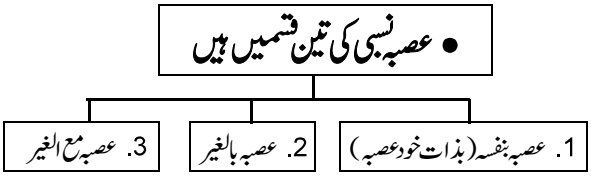

1. عصبہ بنفسہ: عصبہ بنفسہ خود بھی مذکر ہوتے ہیں اور میت کی طرف مذکر کے واسطے سے منسوب ہوتے ہیں۔ مثلا: بیٹا کہ باپ کے واسطے سے منسوب ہے۔

● عصبہ بنفسہ باعتبار استحقاق کے چار قسم پر ہے۔

(1) بیٹا، پوتا ↓

(2) باپ، دادا ↑

(3) بھائی

(3.1) عینی بھائی ⟵ (3.2) علاتی بھائی

(3.3) عینی بھتیجا ⟵ (3.4) علاتی بھتیجا

(4) چچا

(4.1) عینی چچا ⟵ (4.2) علاتی چچا

(4.3) عینی چچا کا بیٹا ⟵ (4.4) علاتی چچا کا بیٹا

یہ چاروں قسمیں ترتیب وار وارث ہوتی ہیں، یعنی سب سے مقدم پہلی قسم پھر دوسری قسم، پھر تیسری قسم، پھر چوتھی۔

تفصیل اسکی یہ ہے کہ بیٹے کی موجودگی میں پوتا ↓ مجوب (محروم) ہوگا، دوسری قسم عصبہ نہ رہے گی، اور تیسری اور چوتھی قسم سب مجوب ہوجائیں گے، اور جب بیٹا نہ ہو تو پوتے کی موجودگی میں اسی طرح ہوگا (یعنی پڑپوتا مجوب ہوگا، دوسری قسم عصبہ نہ رہے گی اور تیسری اور چوتھی قسم سب مجوب ہوجائیں گے) اور پوتا بھی نہ ہو تو پڑپوتے کی موجودگی میں اسی طرح ہوگا۔

اگر پہلی قسم نہ ہو اور دوسری قسم میں سے باپ ہو تو دادا ↑ مجوب ہوگا، اور تیسری اور چوتھی قسم بھی سب مجوب ہوجائیں گے۔

باپ نہ ہو تو دادا کی موجودگی میں بھی ایسا ہی ہوگا (یعنی تیسری اور چوتھی قسم بھی سب محروم ہوجائیں گی) اگر دوسری قسم نہ ہو اور تیسری قسم میں سے کوئی ہو تو چوتھی والے سب مجوب

ہوجائیں گے اور خود تیسری قسم میں ترتیب یہ ہے کہ عینی بھائی ہوتو علاتی محجوب، علاتی بھائی ہوتو عینی کا بیٹا (عینی بھتیجا) محجوب ہوگا، آسانی کے لیے ہم نے ان پر نمبر لگا دیئے ہیں۔

چوتھی قسم کی ترتیب تیسری قسم کی طرح ہے۔

2. عصبہ بالغیر:

جن عورتوں کے لیے نصف حصہ مقرر ہے یعنی بیٹی، پوتی، عینی بہن، علاتی بہن، اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہیں پھر ان میں تقسیم اس طرح ہوتی ہے کہ بھائی کو بہن سے دوگنا ملتا ہے۔

3. عصبہ مع الغیر:

وہ ذوی الفروض عورتیں ہیں جو دوسری ذوی الفروض عورتوں کی وجہ سے عصبہ ہوجاتی ہیں جیسے: عینی بہن یا علاتی بہن، بیٹی، یا پوتی کے ساتھ ملکر عصبہ ہوجاتی ہیں جبکہ بیٹی یا پوتی خود ذوی الفروض ہی ہوں گی اور ان کو ان کا مقرر کردہ حصہ ہی ملے گا۔

نوٹ: جہاں مطلق ''**عصبہ**'' لکھا جاتا ہے اس سے عصبہ بنفسہ مراد ہوتا ہے اور حقیقت میں عصبہ یہی ہے، عصبہ بالغیر اور مع الغیر اصل میں ذوی الفروض ہیں اس لیے جہاں کوئی عصبہ کی تعریف پوچھتا ہے تو عصبہ بنفسہ کی تعریف کی جاتی ہے۔

نوٹ: اگر کسی مسئلہ میں عصبہ بنفسہ اور عصبہ مع الغیر جمع ہوجائیں تو قوت قرابت کے اعتبار سے ترجیح دی جائے گی۔ جیسے اگر کسی مسئلہ میں حقیقی بہن جب بیٹی یا پوتی کی وجہ سے عصبہ ہو، اور علاتی بھائی (عصبہ بنفسہ) بھی ہو تو حقیقی بہن کو ترجیح دی جائے گی۔ (سراجی فی المیراث)

نقشہ ترتیب عصبات

صنف اول جزء المیت	دوم اصل المیت	سوم جزء الاصل القریب	چہارم جزء الاصل البعید	پنجم جزء الاصل البیعد	ششم جزء الاصل البعید
ابن فقط او مع البنت ــــــــــ بیٹا	اب باپ	الاخ العینی فقط او مع الاخت العینیة۔ صرف حقیقی بھائی یا مع حقیقی ہمشیرہ	العم العینی حقیقی چچا	عم الاب العینی باپ کا حقیقی چچا	عم الجد العینی دادے کا حقیقی چچا
ابن الابن فقط او مع بنت الابن ــــ پوتا	اب الاب دادا	الاخت العینیة مع البنت او بنت الابن حقیقی ہمشیرہ جبکہ بیٹی یا پوتی کے ساتھ مل جائے	العم العلی پدری چچا	عم الاب العلی باپ کا پدری چچا	عم الجد العلی دادے کا پدری چچا
ابن ابن الابن فقط الخ ــــ پوتے کا بیٹا	اب الجد دادا کا باپ	الاخ العلی فقط او مع الاخت العلیة صرف پدری بھائی یا مع پدری ہمشیرہ	ابن العم العینی حقیقی چچا کا بیٹا	ابن عم الاب العینی باپ کا حقیقی چچا کا بیٹا	ابن عم الجد العینی دادا کے حقیقی چچا کا بیٹا
ابن ابن ابن الابن فقط الخ ــــــ پوتے کا پوتا	جد الجد دادا کا دادا	الاخت العلیة مع البنت او بنت الابن پدری ہمشیرہ جبکہ بیٹی یا پوتی کے ساتھ مل جائے	ابن العم العلی پدری چچا کا بیٹا	ابن عم الاب العلی باپ کے پدری چچا کا بیٹا	ابن عم الجد العلی دادا کے پدری چچا کا بیٹا
ابن ابن ابن ابن الابن فقط الخ ــــ پوتے کے پوتے کا بیٹا	اب جد الجد دادا کے دادا کا باپ	ابن الاخ العینی حقیقی بھائی کا بیٹا	ابن ابن العم العینی حقیقی چچا کا پوتا	ابن ابن عم اب العینی باپ کے حقیقی چچا کا پوتا	ابن عم الجد العلی دادا کے حقیقی چچا کا پوتا
ثم ھکذا	ثم ھکذا	ابن الاخ العلی علی بھائی کا بیٹا	ابن ابن العم العلی پدری چچا کا پوتا	ابن ابن عم الاب العلی باپ کے پدری چچا کا پوتا	ابن ابن عم الجد العلی دادے کے پدری چچا کا پوتا

قاعدہ: اصناف عصبات میں سب سے پہلے صنفِ اول مستحق ہوگا، پھر دوم پھر سوم الخ پس دو یا زیادہ عصبات اگر جمع ہو جائے تو صنف کے اعتبار سے جو مقدم ہوگا وہی حقِ عصبیہ لے گا، دوسرے کے لیے حاجبِ کل یا بعض ہوگا۔

عول کا بیان

❑ مسئلہ کی صورتیں:

● جب مسئلہ بناتے ہیں تو تین صورتوں میں سے ایک صورت سامنے آتی ہے:

(1) یا تو مسئلہ اور سہام برابر ہوں گے تو اس صورت کو ''عادلہ یا عدل'' کہتے ہیں۔

(2) یا مسئلہ کم ہوگا اور سہام زیادہ ہوں گے، اس صورت کو ''عائلہ اور عول'' کہتے ہیں۔

(3) یا مسئلہ زیادہ ہوگا اور سہام کم ہوں گے تو اس صورت کو ''ناقصہ اور ردّ'' کہتے ہیں۔

پہلی صورت ہو تو فبھا و نعم، ہر وارث کو مسئلہ کے مطابق اس کا سہم دیدیں گے۔

دوسری صورت (یعنی مسئلہ کم پڑ جائے اور سہام زیادہ ہو جائیں) کا حکم یہ ہے جتنے سہام ہوں مسئلہ اتنے سے ہی بنے گا یعنی سہام کے برابر ترکہ کے حصے کر کے ہر وارث کو اس کا حصہ دیا جائے گا تو اس کو ''عول'' کہتے ہیں۔ مثلاً: مسئلہ 6ـ7

میت

زوج	3أخت عینی
نصف	ثلثان
3	4

❑ احکامِ عول

● **عول کا تعلق کن سے ہے؟** عول کا تعلق صرف ذوی الفروض سے ہے۔

● **عول کن اعداد کا آتا ہے:** کل اعداد سات ہیں (2,3,4,6,8,12,24) ان میں سے عول صرف تین کا آتا ہے (6,12,24)، باقی (2,3,4,8,) کا عول نہیں آتا، اگر کسی مسئلہ میں آجائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مسئلہ غلط ہو گیا ہے۔

● **کس کا عول کتنا آتا ہے؟** ''6'' کا عول ''10'' تک آتا ہے شفعاً ووتراً، یعنی ''7,8,9,10''

● ''12'' کا عول ''17'' تک آتا ہے، وتراً لا شفعاً یعنی ''13,15,17''

● ''24'' کا عول صرف ''27'' آتا ہے۔

نوٹ: اگر عول اس کے علاوہ آجائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مسئلہ غلط ہو گیا ہے۔

ردکا بیان

- اگر مسئلہ زیادہ اور سہام کم ہو تو اس مسئلہ کو ''ردّ'' یا ''مسئلہ ردیہ'' کہتے ہیں۔
- ''ردّ'' کا تعلق بھی ذوی الفروض سے ہے

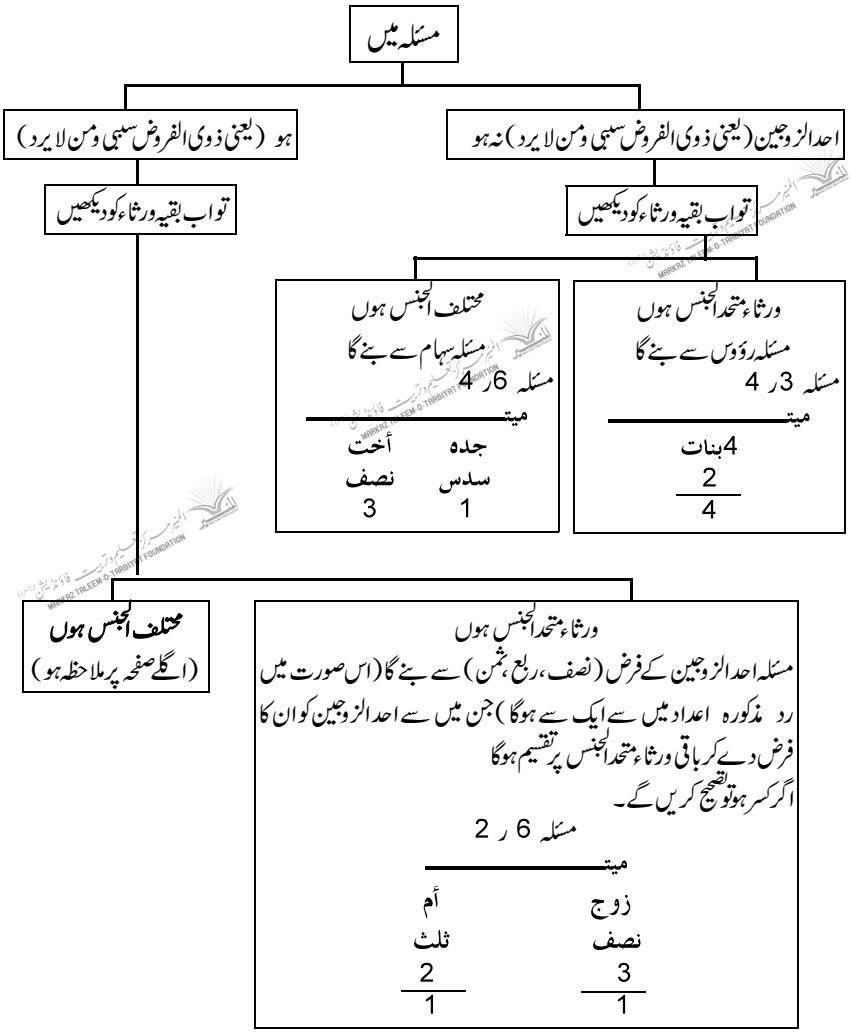

ورثہ مختلف الجنس ہو

تو اب دو کام کرنے ہوں گے

(1) مسئلہ بنانا:

1) احد الزوجین کا مسئلہ ان کے فرض کے مخرج سے بنا کر ان کو اپنے مسئلہ سے سہم دیا جائے اور مابقیہ کو محفوظ کر لیا جائے

مسئلہ 12
میت

زوج	بنت	بنت الابن
ربع	نصف	سدس
3	6	2

مسئلہ 4 مقـ 3
میت

زوج
1

2) مختلف الجنس کا مسئلہ الگ ان کے سہام سے بنا کر ان کے اپنے مسئلہ سے سہم دینا (یہ ہمیشہ 6 ہوگا)

مسئلہ 12
میت

زوج	بنت	بنت الابن	بنت ، بنت الابن
ربع	نصف	سدس	3 1
3	6	2	

مسئلہ 6
میت

(2) ضرب دینا

اس میں دو مرحلے ہیں

پہلا مرحلہ

مختلف الجنس کے سہام کو جمع کر کے احد الزوجین کے سہم اور اس کے مسئلہ میں ضرب دیں

بنت کے 3 اور بنت الابن 1۔ کل سہام 4 ہوئے جن کو ضرب دیا زوج کے فرض 4 اور سہم 1 سے۔

مسئلہ 4 تصـ 16 = 4 x 4
میت

زوج
4 x 1
4

دوسرا مرحلہ

احد الزوجین کا مابقیہ لے کر اس کو مختلف الجنس میں سے ہر ایک کے سہم کے ساتھ ضرب دیتے چلے جائیں تو ہر ایک کا حصہ معلوم ہوتا چلا جائے گا، آخر میں تمام ورثاء کے سہام کو جمع کر کے پڑتال کریں مجموعہ اگر تصحیح کے عدد کے برابر ہو تو فبہا ورنہ کہیں غلطی ہوئی ہے۔

مسئلہ 12 ر 4 تصـ 16 مقـ 3
میت

زوج	بنت	بنت الابن
ربع	نصف	سدس
4 x 1	3 x 3	1 x 3
4	9	3

نسبت کا بیان

کبھی مسئلہ بناتے وقت یہ صورت پیش آتی ہے سہام ورثاء کے عدد روؤس پر برابر تقسیم نہیں ہوتے بلکہ کسر آرہی ہوتی ہے، تو اس کسر کے دور کرنے کا نام تصحیح ہے۔ تصحیح کرتے وقت سہام اور عدد روؤس میں باہمی نسبت کو دیکھا جاتا ہے اور پھر نسبت کو پہچان کر ضرب دیجاتی ہے لہذا پہلے نسبتوں کا پہچاننا ضروری ہے۔

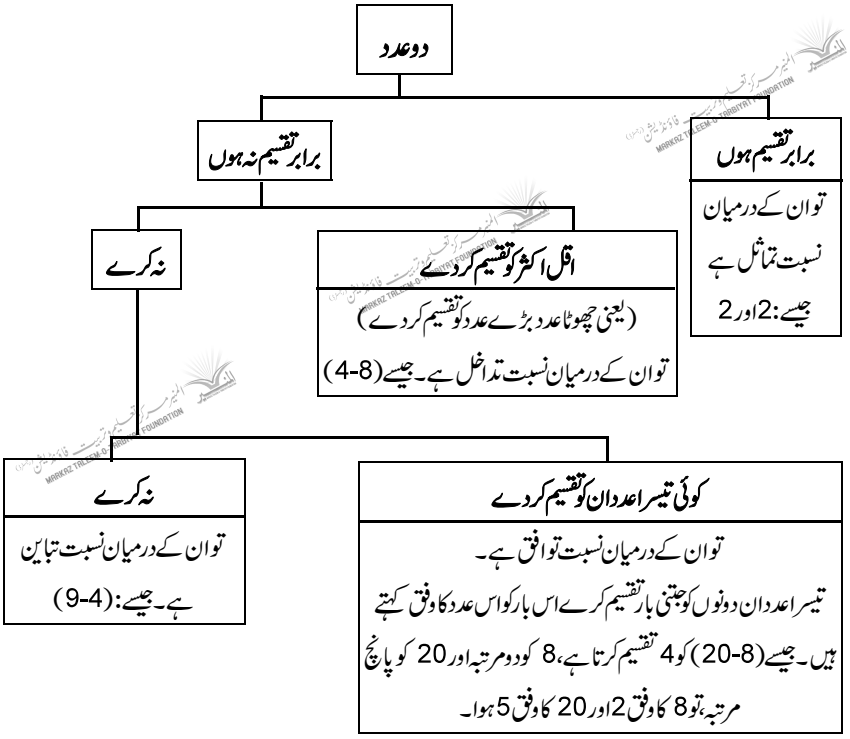

نسبت کی پہچان کا طریقہ

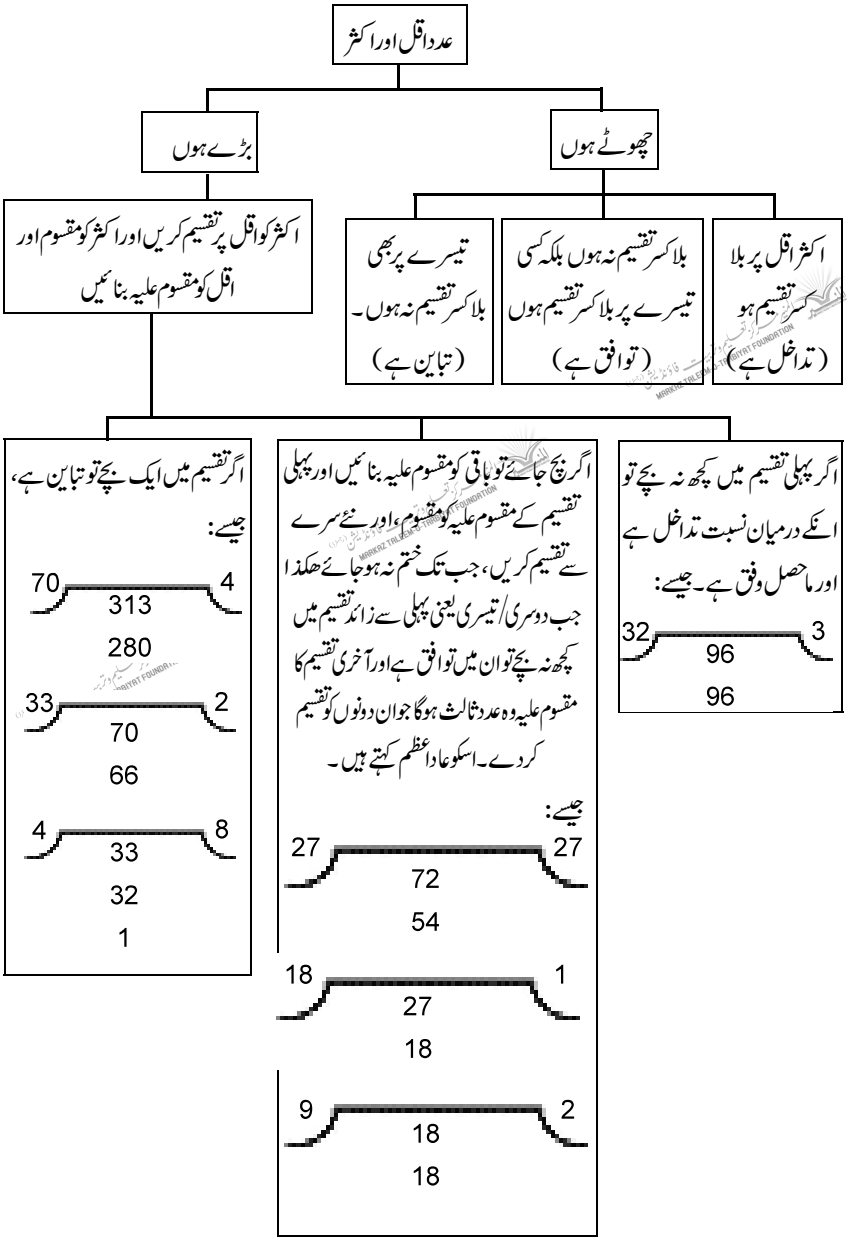

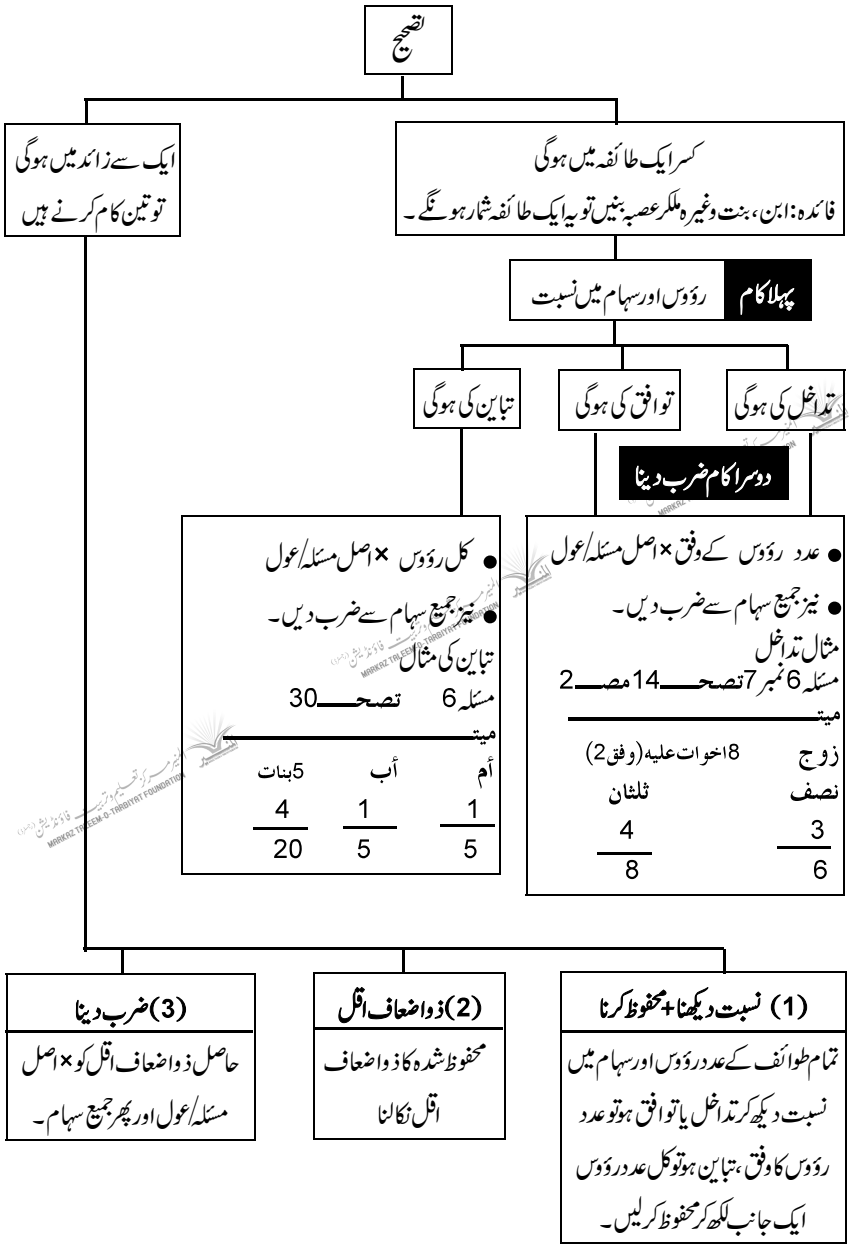
تصحیح
کسر ایک طائفہ میں ہوگی
فائدہ: ابن، بنت وغیرہ ملکر عصبہ بنیں تو یہ ایک طائفہ شمار ہونگے۔
ایک سے زائد میں ہوگی
تو تین کام کرنے ہیں
پہلا کام
رؤوس اور سہام میں نسبت
تداخل کی ہوگی
توافق کی ہوگی
تباین کی ہوگی
دوسرا کام ضرب دینا
● عدد رؤوس کے وفق × اصل مسئلہ/عول
● نیز جمیع سہام سے ضرب دیں۔
مثال تداخل
مسئلہ 6 نمبر 7 تصحـــ 14 مصـــ 2
میت
زوج 3 نصف 6
8 اخوات علیہ (وفق 2) 4 ثلثان 8
● کل رؤوس × اصل مسئلہ/عول
● نیز جمیع سہام سے ضرب دیں۔
تباین کی مثال
مسئلہ 6 تصحـــ 30
میت
أم 1 5
أب 1 5
5 بنات 4 20
(1) نسبت دیکھنا + محفوظ کرنا
تمام طوائف کے عدد رؤوس اور سہام میں نسبت دیکھ کر تداخل یا توافق ہو تو عدد رؤوس کا وفق، تباین ہو تو کل عدد رؤوس ایک جانب لکھ کر محفوظ کرلیں۔
(2) ذو اضعاف اقل
محفوظ شدہ کا ذو اضعاف اقل نکالنا
(3) ضرب دینا
حاصل ذو اضعاف اقل کو × اصل مسئلہ/عول اور پھر جمیع سہام۔

تباین کی مثال

مسئلہ 12 تصحـــ 144 مضـــ 12

میت

4زوجات	3جدات	12اعمام
3	2	7
36	24	84

کل رؤوس کا ذو اضعاف اقل

2	3 - 4 - 12
2	3 - 2 - 6
3	3 - 1 - 3
	1 - 1 - 1

12 = 2 x 2 x 3

توافق کی مثال

مسئلہ 24 تصحـــ 4320 مضـــ 180

میت

4زوجات	18بنات	15جدات	6اعمام
3	16	4	1
540	2880	720	180
135	160	48	30

کل رؤوس کا ذو اضعاف اقل

2	4 - 6 - 9 - 15
2	2 - 3 - 9 - 15
3	1 - 3 - 9 - 15
3	1 - 1 - 3 - 5
5	1 - 1 - 1 - 5
	1 - 1 - 1 - 1

180 = 2 x 2 x 3 x 3 x 5

فائدہ: عصبہ بنفسہ + بغیرہ ہوں اور ان کے حصص میں کسر ہو تو ان کا مشترکہ سہم ایک خانہ میں لکھ کر ان کے عدد رؤس پر تقسیم کر دیا جائے جیسے:

مسئلہ 4 تصحـــ 52 مضـــ 13

میت

زوج	4ابن	3	5بنات
1	6	49	3
13	24		15
	فی ابن 6		فی بنت 3

مناسخہ

1: تعارف مناسخہ:

ترکہ کی تقسیم سے قبل اگر کسی وارث کا انتقال ہوجائے تو اس کے حصے کو اس کے ورثاء کی طرف منتقل کرنے کو مناسخہ کہتے ہیں۔

2: طریقہ مناسخہ :

پہلا طریقہ:

اس طریقہ مناسخہ میں چار کام کرنے ہوتے ہیں:

1) ہر میت کا الگ الگ مسئلہ بنانا (عول/ رد/ تصحیح وغیرہ کے ساتھ)۔

2) میت ثانی/ ثالث الخ کے مسئلہ اور اس کے مافی الید میں نسبت دیکھنا۔

3) ضرب دینا جس کا طریقہ یہ ہیکہ مسئلہ اور مافی الید میں نسبت دیکھیں۔

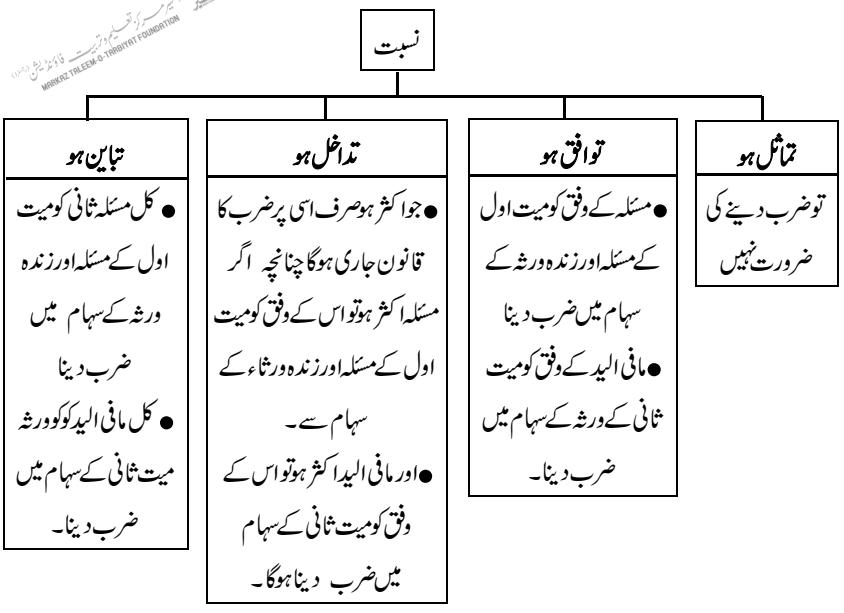

4) الاحیاء کا لفظ کھینچ کر اوپر المبلغ اور جو آخری تصحیح کی ہو لکھیں اور نیچے تمام زندہ ورثاء کے نام لکھیں پھر ان تمام ورثاء کو میت اول/ثانی الخ سے جو جو سہم ملے ہیں سب کو جمع کر کے ان کے ناموں کے نیچے لکھ دیں۔

پھر تمام سہام جو جمع کریں اگر مبلغ کے برابر ہے تو تقسیم درست ورنہ پھر سے کریں۔

تماثل کی مثال:

مسئلہ 12ر4 تصـــ 16 زاھدہ

میـــــــ

تداخل کی مثال

تداخل مسئلہ فی مافی الید کی مثال:

مسئلہ 12 تصـــ 48 زاھدہ

میت

زوج بکر	بنت رقیہ	بنت خالدہ	ابن خالد	اب عمر
3			7	2
12	7	7	14	8

(28)

مسئلہ 4 مفـــ 12 (ف 3) بکر

میت

بنت رقیہ	بنت خالدہ	ابن خالد
1	1	2
3	3	6

المبلغ 48

الاحیـــــــــــــــاء

رقیہ	خالدہ	خالد	عمر
10	10	20	8

تداخل مافی الید فی المسئلہ کی مثال

مسئلہ 12 ر 4 تصـــ 16 تصـــ 128 زاھدہ

میت

زوج بکر	بنت خالدہ	بنت الابن رقیہ
3	6	2
1	3	1
4	9	3
	72	24

مسئلہ 24 ر 8 تصـــ 32 (ف 8) مفـــ 4 بکر

میت

زوجہ ہندہ	بنت خالدہ	بنت الابن رقیہ
3	12	4
1	3	1
4	21	7

(4 / 20)

المبلغ 128

ألأحیـــــــــــــــاء

خالدہ	رقیہ	ہندہ
93	31	4

تباین کی مثال

مسئلہ 12 ر 4 تصحـــ 8 تصحـــ 72

میت

زوج بکر	بنت خالدہ	بنت زینب
1	3	3
2	27	27

مسئلہ 3 تصحـــ 9 بکر مفـــ 2

میت

بنت خالدہ	بنت زینب	أخت رقیۃ	أخ عمر
3	3	1	2
6	6	2	4

المبلغ 72

الأحیـــــــــــــــاء

خالدہ	زینب	رقیۃ	عمر
33	33	2	4

دوسرا طریقہ مناسخہ:

مناسخہ کے حل کا ایک طریقہ ایسا بھی ہے جس میں صرف مسئلہ بنانا پڑتا ہے، ضرب دینے کی حاجت نہیں رہتی، یہ بہت آسان ہے اور اس کی خصوصیت یہ ہے کہ میتیں جتنی بھی ہو تصحیح پہلے مسئلہ کے عدد سے آگے نہیں بڑھتی۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ:

(1) جب ہر ہر میت کا مسئلہ بنالیا جائے

(2) تو ترکہ معلوم کر کے (اور ترکہ معلوم نہ ہو تو سو روپے ترکہ فرض کر کے تقسیم کرلیا جائے) میت اول کو جو ملے وہ اس کا مافی الید ہے، اسے اس کے ورثہ پر تقسیم کر دیا جائے۔

وعلی ھذا القیاس ہر میت کو ملنے والی رقم اسکے مافی الید کے طور پر اس کے ورثہ پر تقسیم کر دی جائے۔ آخر میں ہر وارث کو ملنے والے سہام جمع کر کے اسے دے دیئے جائیں، نتیجہ بعینہ کتاب والے طریقے کے مطابق آئے گا۔ جیسے:

(1)

اصل مسئلہ 12ر4 تصحـــ 16 سلیمہ ترکہ 100

میت

زوج	بنت	ام
زید	کریمہ	عظیمہ
1	3	1
4	9	3
25	56.25	18.75

(2)

مسئلہ 4 زیدمفـــ 25

میت

زوجہ	اب	ام
حلیمہ	عمرو	رحیمہ
1	2	1
6.25	12.50	6.25

(3)

مسئلہ 6 کریمہ مفـــ 56.25

میت

بنت	ابن	ابن	جدہ
رقیہ	خالد	عبداللہ	عظیمہ
1	2	2	1
9.35	18.75	18.75	9.35

(4)

مسئلہ 2 تصـــ 4 عظیمہ مفـــ 28.10

میت

زوج	أخ	أخ
عبدالرحمن	عبدالرحیم	عبدالکریم
1	1	1
14.5	7.2	7.2

الأحیـــــــ

سات میتوں کے مناسخے کی مثال:

ذیل میں سات میتوں کے مناسخے کی مثال دی جاتی ہے۔اس میں معروف طریقے سے ضرب دی جائے تو تصحیح 43,200 تک پہنچتی ہے۔ اگر میت اول پر 100 روپے ترکہ فرض کر کے تقسیم کر دیا جائے تو تصحیح میت اول کے ذاتی مسئلہ سے آگے نہ بڑھے گی اور ہر وارث کا فیصدی حصہ معلوم ہو جائے گا۔طلبہ کو چاہیے کہ اس مثال کو اپنے پاس نقل کر کے درج بالا دونوں طریقوں سے حل کرنے کی کوشش کریں تا کہ ان کی مشق پختہ ہو جائے۔

مسئلہ 8 تصحـ40 تصحـ1440 تصحـ8640 تصحـ43200 مضـ5 مورث اعلیٰ وسیم

مسـ

زوجہ(مریم)	ابن(راشد)	بنت(رضیہ)	بنت(رحیمہ)	بنت(کریمہ)
1	14	7	7	7
5	504	252	252	
180	3024	1512		
1080	3024	1512		
1080		7560		

~~7~~ 35

مسئلہ 12 تصحـ36 (تباین) مضـ3 مورث اول کریمہ مفـ7

مسـ

زوج(بشیر)	ام(مریم)	ابن(وحید)		بنت(ساجدہ)
3	2		~~7~~	~~7~~
~~9~~	~~6~~	~~14~~	21	
~~63~~	~~42~~	98		
378	252	588		
378				

مسئلہ 4 تصحـــ12 (تداخل) مضـ3 رحیمہ مفـ252

مورث ثانی

زوج(رضوان)	بنت(زاهده)	أخ ع (راشد)	أختع(رضية)
1	2		1
3	6	2	3
63	126	42	21
378	756		126
378			126
1890			630

مسئلہ 6 (تباین) ساجدہ مفـ49

مورث ثالث

أب (بشير)	ابن(شاكر)	أم الأم(مريم)	أخ ع (وحيد)
1	4	1	م
49	196	49	
49	196		
245	980		

مسئلہ 6 تصحـــ18 (تداخل) مضـ3 راشد مفـ3276

مورث رابع

أختع(رضية)	أم(مريم)	ابن ابن العم(موسىٰ)	ابن ابن العم(عيسىٰ)	ابن ابن العم(زيد)
3	2	1	~~1~~	~~1~~
9	6	182	~~182~~	~~182~~
1638	1092	910		
8190				

مسئلہ 1 (تباین) زاہدہ مفـ756

مورث خامس

أب(رضوان)
1
756
3780

مسئلہ 5 (تباین) مورث سادس
مریم مفـ2473

مسـ

ابن(ذاکر)	بنت(فاطمه)	بنت(مهران)	بنت(رضیه)
2	1	1	1
4946	2473	2473	2473

المبلغ43200

الاحیـــــاء

رضیه	بشیر	وحید	رضوان	شاکر	موسیٰ	عیسیٰ	زید	ذاکر	فاطمه	مهران
18853	2135	2940	5670	980	910	910	910	4946	2473	2473

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تقسیم ترکہ کا بیان

ترکہ تقسیم کرنے کے تین طریقے ہیں

مثال: مسئلہ 6عـ9 ترکہ:=/1000

مســـــــ

تینوں طریقوں سے ایک ہی جواب نکلتا ہے، وہ یہ کہ زوج کو تین سو تینتیس روپے تینتیس پیسے (333.33)، جدہ اور اخ خیفی میں سے ہر ایک کو ایک سو گیارہ روپے گیارہ پیسے (111.11) اور دو اخت عینی کو چار سو چوالیس روپے چوالیس پیسے (444.44) ملیں گے۔

المرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فتویٰ نویسی ذوی الفروض وعصبات

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص زید ایک لاکھ روپے ترکہ چھوڑ کر فوت ہوگیا ہے، اس کے وارثوں میں ایک بیوی جمیلہ، ایک بیٹی رضیہ، ماں زینب، ایک بھائی رضوان اور ایک بہن خالدہ ہے، تو زید کے ترکہ میں سے ہر ایک وارث کو کتنا ملے گا؟

الجواب باسم ملهم الصواب

مرحوم کے ترکہ سے تجہیز وتکفین کا خرچ نکالنے کے بعد اگر ان کے ذمہ قرض وغیرہ مالی واجبات ہوں تو انہیں ادا کیا جائے، پھر اگر انہوں نے کوئی وصیت کی ہو تو باقی ماندہ ترکہ کے ایک تہائی تک اسے پورا کیا جائے، پھر جو ترکہ بچ جائے اس کو بہتّر (72) برابر حصوں میں تقسیم کر کے جمیلہ کو نو، رضیہ کو چھتیس، زینب کو بارہ، رضوان کو دس اور خالدہ کو پانچ حصے دیئے جائیں گے۔

فیصد کے اعتبار سے جمیلہ کا حصہ 12.5%، رضیہ کا حصہ 50%، زینب کا 16.66%، رضوان کا حصہ 13.88% اور خالدہ کا حصہ 6.94% ہوگا۔

اس تقسیم کی رو سے زید کے ترکہ سے جمیلہ کو =/12,500 روپے، رضیہ کو =/50,000 روپے، زینب کو =/16,666.66 روپے، رضوان کو =/13,888.88 روپے، خالدہ کو =/6,944.44 روپے ملیں گے۔ جیسا کہ ذیل کے نقشے میں دکھایا گیا ہے:

مسئلہ 24 تصـ 72 ترکہ =/1,00,000

	زوجہ	بیٹی	ماں	بھائی		بہن
	جمیلہ	رضیہ	زینب	رضوان	5	خالدہ
	3	12	4		15	
عددی حصہ:	9	36	12	10		5
فیصدی حصہ:	12.5	50	16.66	13.88		6.94
فی کس رقم:	12,500	50,000	16,666.66	13,888.88		6,944.44

فتویٰ نویسی مناسخہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ راشدہ فوت ہوگئی، پسماندگان میں خاوند بکر، چار لڑکیاں رقیہ، نجمہ، فاطمہ، اور رحیمہ اور ایک حقیقی بہن رضیہ موجود تھی، اس کے بعد میراث کی تقسیم سے پہلے فاطمہ بھی شوہر زاہد، دولڑکے زید اور وسیم، باپ بکر اور تین حقیقی بہنیں رقیہ، نجمہ اور رحیمہ چھوڑ کر اللہ کو پیاری ہوگئی، ابھی میراث تقسیم نہیں ہوئی تھی کہ زید بھی دو بیویاں ہندہ اور کلثوم، باپ زاہد اور ایک حقیقی بھائی وسیم کو سوگوار چھوڑ کر خالق حقیقی سے جاملا، تو بروئے شریعت محمدی مرحومہ راشدہ کے ترکہ سے ہر ایک وارث کو کتنا کتنا حصہ ملے گا؟

واضح رہے کہ راشدہ کی موت کے وقت اس کی ملکیت میں کچھ روپے، ایک دکان اور ایک گاڑی تھی۔

الجواب ومنه الصدق والصواب

تجہیز وتکفین کا خرچ، قرض کی ادائیگی اور وصیت کے نفاذ کے بعد مکان اور گاڑی کی موجودہ قیمت لگا کر اس میں نقد رقم جمع کی جائے، پھر کل ترکہ کے گیارہ سو باون (1152) حصے بنائے جائیں، ان میں سے بکر کو 320 حصے، رقیہ، نجمہ، اور رحیمہ میں سے ہر ایک کو 192، 192 حصے، رضیہ کو 96، زاہد کو 90، وسیم کو 56، ہندہ اور کلثوم کو 7، 7 حصے دیئے جائیں گے۔

فیصد کے اعتبار سے بکر کا حصہ 27.77%، رقیہ، نجمہ اور رحیمہ میں سے ہر ایک کا حصہ 16.66% رضیہ کا حصہ 8.33%، زاہد کا حصہ 7.81%، وسیم کا حصہ 4.86% اور ہندہ اور کلثوم میں سے ہر ایک حصہ 0.60% ہوگا۔

صورت مسئولہ میں اگر قابل تقسیم ترکہ مثلاً پچاس ہزار روپے تھا تو اس تقسیم کی رو سے راشدہ کے ترکہ سے بکر 13,888.88 روپے، رقیہ، نجمہ اور رحیمہ میں سے ہر ایک کو 8,333.33 روپے، رضیہ کو 4,166.66، روپے، زاہد کو 3,906.25 روپے، وسیم کو 2,430.55 روپے، ہندہ اور کلثوم میں سے ہر ایک کو 303.81 روپے ملیں گے، صورت تقسیم

درج ذیل ہے:

مسئلہ 12 تصحـ 144 تصحـ1152 راشدہ ترکہ =/50,000

مسـ					
زوج	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بہن
بکر	رقیہ	نجمہ	رحیمہ	فاطمہ	رضیہ
3	2	2	2	2	1
36	24	24	24		12
288	192	192	192		96

مسئلہ 12 تصـ 24 وفق12) فاطمہ مفـ2

مسـ							
زوج	بیٹا		بیٹا	اب	اخت	اخت	اخت
زاہد	زید		وسیم	بکر	رقیہ	نجمہ	رحیمہ
3		7		2	م	م	م
6	7	14	7	4			
48			56	32			

مسئلہ 4 تصحـ8 زید مفـ7

مسـ				
زوجہ	زوجہ	اب	بھائی	
ہندہ	کلثوم	زاہد	وسیم	
1	1	3	م	
7	2	6		
	7	42		

المبلغ1152

الاحیـــــــ

میراث میں اکثر پوچھے جانے والے سوالات
مال مفقود سے متعلق
مال مرحوم سے متعلق 6 جہتوں سے سوالات پوچھے جاتے ہیں
زندگی میں اپنے مال کی تقسیم سے متعلق
(1) مورث مفقود ہو تو اس کے مال کی تقسیم کا حکم
(2) وارث مفقود ہو اور اس کا مورث مرجائے تو وارث مفقود کے حصے کا حکم
(1) وہ مال بوقت انتقال مرحوم کی ملکیت میں تھا یا بعد میں حکومت وغیرہ نے دیا
(2) مرحوم کا مال حلال تھا یا حرام
(3) ملکیت فقط مرحوم کی تھی یا مرحوم کی اولاد وغیرہ کی بھی شرکت تھی
(4) انتقال کے بعد ورثاء نے ترکہ تقسیم کرلیا تھا یا بلا تقسیم اس میں تصرفات ہوتے رہے
(5) مزید کسی وارث کے مرنے سے قبل تقسیم ہوئی یا بعد میں (مناسخہ، دیکھیں، ص: 27)، نیز وارث کے دنیا میں آنے سے پہلے ہوئی یا بعد میں (حمل)
(6) وارث نے بعینہ میراث لی یا ترکہ میں سے کسی چیز پر صلح کی (تخارج) یا بلا عوض اپنا حصہ ہبہ کردیا
(1) زندگی میں اپنی جائیداد کسی کو ہبہ کرنے اور اس کے معتبر ہونے نہ ہونے کے احکام
(2) جائیداد کی تقسیم کی منصفانہ اور غیر منصفانہ، جائز و ناجائز صورتیں اور ان کے احکام

مال مفقود سے متعلق

مفقود کی تعریف

مفقود وہ غائب ہے جس کی حیات وممات کا پتہ نہ چلے۔(کویتیہ،ارث،فقرہ:116)

(1) مورث مفقود ہو تو اس کے مال کی تقسیم کا حکم:

المفقود حی فی ماله فلا یرث منه أحد:(کویتیہ،ارث،فقرہ:117)

مفقود اپنے مال کے حق میں زندہ قرار دیا جاتا ہے، لہٰذا اس کا ترکہ اس کے ورثہ میں فی الحال تقسیم نہیں کیا جائے گا جب تک دو باتوں میں سے ایک بات نہ ہو

1) اس کی موت گواہوں سے ثابت ہو جائے

2) حاکم اس کی موت کا فیصلہ کر دے

ان دونوں صورتوں میں اس وقت اس کے جو ورثہ زندہ ہوں گے ان میں ترکہ تقسیم کر دیا جائے گا، اس سے پہلے اس کے جو ورثہ انتقال کر گئے وہ وارث نہیں ہوں گے۔

● مفقود کو کب تک زندہ سمجھا جائے گا:

اس کے بارے میں امام ابوحنیفہؒ کا اصل مذہب تو یہ ہے کہ جب تک اس شخص کے ہم عمر فوت نہ ہو جائیں، اس وقت تک اس شخص کو زندہ شمار کیا جائے گا اور اس کا مال اس کے ورثاء میں تقسیم نہیں کیا جائے گا۔

پھر فقہاء کرام نے ہم عمروں کے فوت ہونے کے زمانے کی تحدید مختلف کی ہے، بعض نے فرمایا ہے کہ یہ مدت ایک سو بیس سال ہے جبکہ بعض نے سو سال اور بعض نے نوے سال مدت بتائی ہے۔

لیکن متاخرین فقہاء کرام نے ساٹھ سال کی مدت متعین کی ہے، اور متعدد فقہاء اور مفتیان کرام نے اسی کو اختیار فرمایا ہے۔(کویتیہ،ارث،فقرہ:118)

(2) وارث مفقود ہو اور اس کا مورث مر جائے تو وارث مفقود کے حصے کا حکم:

وموقوف الحكم فی حق غیره حتی یوقف نصیبه من مال مورثه كما فی الحمل فاذا مضت المدة فماله لورثته الموجودین عند الحكم بموته وما كان موقوفا لأجله یرد الی وارث الذی وقف حاله۔

اور (مفقود) غیر کے حق میں موقوف الحکم ہے۔ چنانچہ اس کے مورث (جس کا مفقود وارث ہوگا) کے مال سے اس کا حصہ موقوف رکھا جائے گا۔ جیسا کہ حمل میں (کیا جاتا ہے)۔ پھر جب وہ مدت گزر جائے تو مفقود کا مال اس کی موت کے حکم کے وقت موجود ورثاء کو ملے گا، اور جو مال اس کے لیے موقوف رکھا گیا تھا اسے اسی مورث (جس کا مال موقوف رکھا گیا ہے) کے وارث کی طرف پھیر دیا جائے گا۔ (طرازی شرح سراجی:285)

- **کیفیت تقسیم:**

اس میں دو مسئلے بنائے جائیں گے، ایک مسئلہ میں مفقود کو مردہ فرض کریں گے دوسرے میں زندہ

پھر دونوں مسئلوں کے درمیان نسبت دیکھی جائے

تماثل ہو تو ایک مسئلہ پر اکتفاء کیا جائے گا۔

تداخل ہو تو اکثر پر اکتفا کیا جائے گا۔

توافق ہو تو ہر مسئلہ کے وفق کو دوسرے مسئلہ اور ورثہ کے سہام کے ساتھ ضرب دی جائے گا۔

تباین ہو تو ہر مسئلہ کے کل کو دوسرے مسئلہ کے کل اور اس کے ورثہ کے سہام کے ساتھ ضرب دی جائے گی۔

پھر مفقود کے سوا باقی ورثہ کو جس صورت میں کم ملے وہ ان کو دیکر جو باقی بچے وہ مفقود کے لیے محفوظ رکھا جائے گا، اگر مفقود واپس آجائے تو حی والی صورت پر عمل کریں گے، اگر واپس نہ

آئے تو میت والی صورت پر عمل کریں گے۔(کویتیہ،ارث،فقرہ:121)

تماثل:

مسئلہ 6

مس

زوج	اخ عینی	اخت خیفیہ	أخت خیفیہ مفقود (میت)
3	2	1	ـــــــ

مسئلہ 6

مس

زوج	اخ عینی	اخت خیفیہ	أخت خیفیہ مفقود (حی)
3	1	1	1

تداخل:

مسئلہ 8

مس

زوجہ	بنت	اخ علاتی	أخ علاتی مفقود (میت)
1	4	3	ـــــــ

مسئلہ 8تصـــ16

مس

زوجہ	بنت	اخ علاتی		أخ علاتی مفقود (حی)
1	4	3	3	3
2	8		6	

تباین:

مسئلہ 2تصـــ8 تصـــ56

مس

زوج	اخت علاتی	اخت علاتی		أخ علاتی (مفقود وحی)
1	1	1	1	2
4	7	7	4	14
28			28	

مسئلہ 6عـــ7 تصـــ56

مســـ

زوج	اخت علاتی	اخت علاتی	أخ علاتی (مفقود و میت)
3	2	2	ـــــــ
24	16	16	(مال موقوف:4 + 14 = 18)
28			

زوج کے لیے دونوں صورتوں میں سے اقل 24 اور اختین کے لیے اقل 7,7 ہے، یہ کل 38 سہام ان کو دیدیے جائیں گے، باقی 18 محفوظ رکھے جائیں گے، اگر مفقود واپس آ گیا تو حی والی صورت پر عمل کرتے ہوئے 18 سے 4 زوج کو اور 14 مفقود کو دیا جائے گا، اور اگر واپس نہ آیا تو میت والی صورت پر عمل کرتے ہوئے کل داشتہ مال (18) اختین کو دیا جائے گا، ہر اخت کو 9,9، اس طرح ہر اخت کا سہم 16,16 ہو جائے گا۔

فائدہ:

اگر مناسخہ میں خنثیٰ، حمل یا مفقود کی صورت پیش آئے تو دو صورتوں میں سے ایک صورت لکھی جائے گی، یعنی پہلے الگ دونوں صورتوں کو حل کر کے خنثیٰ میں أسوء الحالین والی اور حمل ومفقود میں جونسی میں باقی ورثہ کو کم ملے وہ والی سلسلہ مناسخہ میں داخل کی جائے گی۔

1. حکومت کی طرف سے میت کے ورثاء کو ملنے والی رقم

اصول:

● جو اموال ایسے ہوں جو انتقال کے وقت مرحوم کی ملکیت میں ہوں یا کوئی ایسا مالی حق ہو جو مرحوم کی زندگی میں ہی واجب الادا ہو گیا ہو اور وہ اپنی زندگی میں کسی وقت اس کا لازمی طور پر مطالبہ کر سکتا ہو تو یہ سارے اموال مرحوم کی میراث اور ترکہ میں شامل ہوں گے۔

● اور اگر کوئی چیز مرتے وقت مرنے والے کی ملکیت میں نہیں ہے یا دوسرے کے ذمے اس کا ایسا حق نہیں ہے جس کا وہ اپنی زندگی میں لازمی طور پر مطالبہ کر سکتا ہے تو اس کو میراث اور ترکہ میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

حکومت سے ملنے والی پنشن

● سابقہ تفصیل کی روشنی میں اگر کسی کے وارث کو حکومت کی جانب سے اس کے سرکاری ملازم ہونے کی وجہ سے پنشن ملتی ہے تو اس رقم کے مرحوم کے ترکہ میں داخل ہونے یا نہ ہونے میں یہ تفصیل ہے:

اگر پنشن مرحوم کے نام پر جمع شدہ ایسی رقم ہو جو زندگی میں مرحوم کا لازمی حق بن چکی ہے اور قانوناً وہ اپنی موت سے پہلے اس کے مطالبہ کا اختیار رکھتا تھا تو پنشن کی ایسی رقم مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو کر تمام وارثوں میں حسب حصص میراث تقسیم ہوگی۔

● اور اگر وہ پنشن ایسی رقم ہو جو زندگی میں اس کا حق نہ بنی ہو تو وہ حکومت کی جانب سے عطیہ ہوگی اور جس وارث کے نام سے حکومت جاری کرے گی اسی کی ملکیت ہوگی باقی وارثوں کا اس میں حق نہ ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی کمپنی ہمدردی اور تعاون کے طور پر اپنے ملازمین کی اولاد یا والدین وغیرہ کے لیے ملازم کے فوت ہونے کی صورت میں ہر ماہ تنخواہ دینے کا وعدہ کرے یا یکمشت ان کو کوئی

رقم دے دے تو وہ کمپنی کی طرف سے ملازم کے رشتہ دار کے ساتھ امداد اور تعاون ہے، وہ مرحوم کے ترکہ میں شمار نہیں ہوگا، بلکہ کمپنی جن جن ورثاء کو یا جس وارث کو یہ رقم دے گی وہ اس کا مالک ہوگا دوسروں کا اس میں کوئی حق نہیں ہوگا۔

ناگہانی آفات میں فوت ہونے والے شخص کے ورثاء کو ملنی والی رقم

حکومت نے مالی امداد اگر مرنے والے کے نام پر جاری کی ہو تو یہ رقم سب ورثاء میں میراث کے حصوں کے مطابق تقسیم کی جائے گی۔

اور اگر کسی خاص رشتہ دار مثلاً بیوی یا والد یا بیٹے وغیرہ کے نام پر جاری کی ہو تو وہ صرف اسی وارث کو ملے گی جس کے نام پر جاری کی گئی ہے دوسرے ورثاء کا اس میں کوئی حق نہیں ہوگا۔

(رحیمہ:291/10، احسن الفتاویٰ:302/9، فتویٰ دار العلوم کراچی، فتویٰ نمبر 1615/78، وراثت اور مشترکہ ترکہ کے شرعی احکام:111-107)

MIRKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

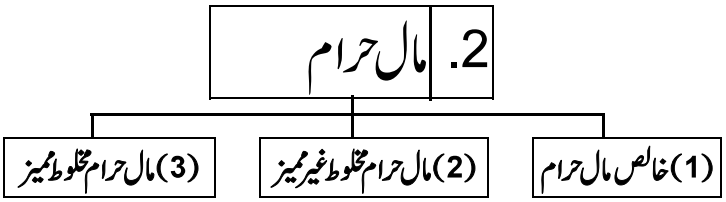

(1) خالص مال حرام

مال حرام خالص ہونے کے ساتھ ورثاء کو علم بھی ہو کہ یہ حرام ہے تو ورثاء کے لیے اس مال کو لینا شرعاً حرام ہے جیسے کہ مورِث کے لیے حرام تھا۔ اگر اس مال کے مالکان معلوم ہو تو اُن تک پہنچانا ضروری ہے، اگر مالکان معلوم نہ ہو تو بلا نیت صدقہ فقراء کو دینا ضروری ہے۔

(مشترکہ ترکہ کے شرعی احکام: 131-130، مال حرام اوراس کے شرعی احکام: 370، امدادالفتاویٰ: 350/4، کویتیہ، کسب، فقرہ: 17)

(2) مال حرام مخلوط غیر ممیز

مال تو حرام ہو لیکن ورثاء کو معین طور پر معلوم نہ ہو کہ کونسا حرام ہے تو ورثاء کے لیے اس ترکہ کو لینا تقسیم کرنا شرعاً جائز ہے۔ لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ فقراء کو دیا جائے۔

(مشترکہ ترکہ کے شرعی احکام: 133، مال حرام اوراس کے شرعی احکام: 370، امدادالفتاویٰ: 350/4، کویتیہ، کسب، فقرہ: 17، امدادالاحکام: 625/4)

(3) مال حرام مخلوط ممیز

حلال کے ساتھ حرام مال بھی مخلوط ہو اور ورثاء کو اس کا علم بھی ہو تو مال کے جس حصے کے بارے میں حرام ہونے کا علم ہو تو اس میں شرعاً وراثت جاری نہ ہوگی حرام ہونے کی وجہ سے، اس مالکان تک پہنچانا ضروری ہے اگر معلوم ہو، اگر معلوم نہ ہو تو فقراء پر تقسیم کریں۔ اور جس مال کے بارے میں حلال ہونے کا علم ہو اس میں وراثت جاری ہوگی اس کو تقسیم کیا جائے۔

(مشترکہ ترکہ کے شرعی احکام: 131، امدادالاحکام: 625/4، الدرمع الرد: 98/5)

3. باپ، بیٹوں کی مشترک آمدنی کے احکام

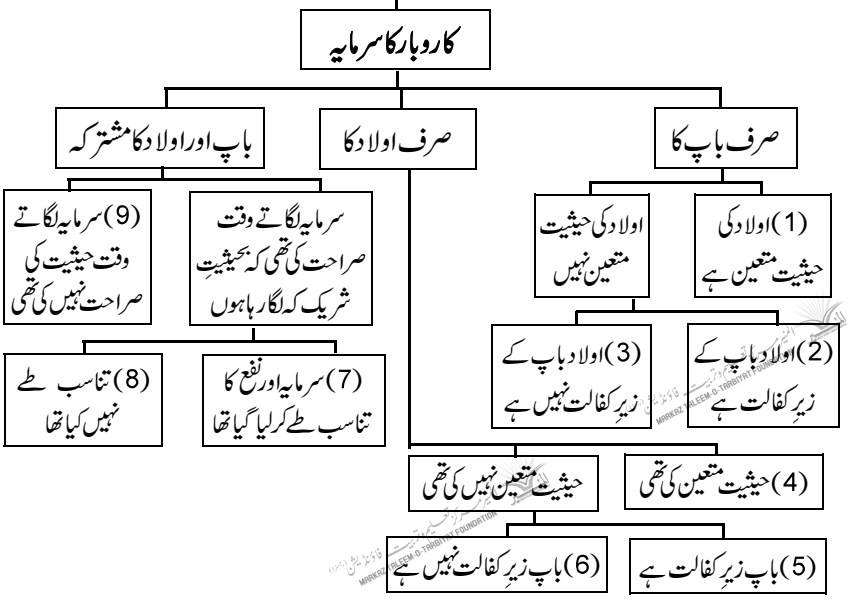

❑ کاروبار کا سرمایہ صرف والد کا ہے

(1) اولاد کی حیثیت متعین ہے: اگر والد بیٹے کی حیثیت معاون، ملازم، شریک کی متعین کردے اور اس حیثیت کے شرعی تقاضے مکمل ہوں تو وہ حیثیت متعین ہوگی یعنی اگر وہ اپنے والد کے ساتھ بطورِ معاونت کے کام تبرعاً کرتے ہیں تو ان کو نفع وغیرہ سے کوئی حصہ نہیں ملے گا اور سرمایہ سمیت نفع والد کا شمار ہوگا، اور اگر انہوں نے آپس میں باہمی رضامندی سے ملازمت کا معاہدہ کیا ہو تو معاہدہ کے مطابق ہر ایک کو اجرت ملے گی، اور اگر انہوں نے شرعی طریقے سے شرکت کا کوئی معاملہ باہمی رضامندی سے آپس میں طے کیا ہو تو ایسی صورت میں ہر ایک طے شدہ معاہدہ کے مطابق کمائی میں حصہ دار ہوگا۔

(امداد الاحکام:332/3، فتاوی جامعۃ الرشید، فتوی نمبر:61524/58، فتاوی دار العلوم کراچی، فتوی نمبر: 16/1933، فتاوی بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر:527)

(2) اولاد کی حیثیت متعین نہیں اور اولاد زیر کفالت ہے: سب کچھ باپ کا ہوگا اولاد کی حیثیت معاون کی ہوگی، والد کے انتقال کے بعد والد کے ورثاء میں شرعی ضابطہ میراث کے مطابق تقسیم ہوگا۔

(رد المحتار:325/4، شرح المجلة ،مادة:1398، فتاوی جامعة الرشید، فتویٰ نمبر:61524/5فتاوی دار العلوم کراچی، فتوی نمبر:61/1933، فتاوی بنوری ٹاؤن فتوی نمبر:527)

(3) اولاد کی حیثیت متعین نہیں اور اولاد زیر کفالت نہیں ہے: اولاد ملازم شمار ہوگی۔ اولاد کو اجرت مثل ملے گی، یعنی ان جیسے لوگوں کو اس جیسے کام پر جتنی اجرت دی جاتی ہے اس کے مستحق ہوں گے۔

(درر الحکام: 420/3، رد المحتار:58/6، فتوی جامعة الرشید، فتویٰ نمبر:57-58/61524، فتاوی دار العلوم کراچی، فتوی نمبر:61/1933، فتاوی بنوری ٹاؤن فتوی نمبر:527)

❑ کاروبار کا سرمایہ صرف اولاد کا ہو

(4) سرمایہ لگاتے وقت حیثیت متعین تھی: جو حیثیت متعین کی گئی تھی اُسی کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ (حوالہ کیلئے دیکھیں صورت نمبر ۱)

(5) سرمایہ لگاتے وقت حیثیت متعین نہیں کی تھی اور باپ زیرِ کفالت ہے: اس صورت میں باپ کی حیثیت معاون کی ہوگی اور سب کچھ اولاد کا ہوگا۔

(رد المختار: 325/4، شرح المجلہ: مادہ:1398، فتاوی جامعة الرشید، فتویٰ نمبر:61524/57، فتاوی دار العلوم کراچی، فتویٰ نمبر:61/1933)

(6) سرمایہ لگاتے وقت حیثیت متعین نہیں کی تھی اور باپ زیرِ کفالت نہیں ہے: اس صورت میں باپ کی حیثیت ملازم کی ہوگی۔ (فتاوی جامعة الرشید فتوی نمبر:61524/57)

❑ کاروبار کا سرمایہ والد اور اولاد کا مشترک ہو

(7) سرمایہ لگاتے وقت صراحت کی تھی کہ بحیثیت شریک لگا رہا ہوں، اور مال اور نفع کا تناسب بھی طے تھا: جیسے طے ہوا اسی تناسب پر تقسیم ہوگا۔

(فتوی جامعة الرشید، فتویٰ نمبر:61524/57، فتویٰ دار العلوم کراچی، فتویٰ نمبر:61/1933)

(8) سرمایہ لگاتے وقت صراحت کی تھی کہ بحیثیت شریک لگا رہا ہوں، اور مال اور نفع کا تناسب طے نہیں تھا: اصول کے مطابق نفع میں تمام شرکاء حقدار ہوں گے اور اگر شرکاء باہمی رضامندی سے اپنے ظنّ غالب کی بنیاد پر مال کا تناسب طے کرلیں (مثلاً یہ اتفاق کیا جائے کہ ۵۰ فیصد مال ایک کا تھا، ۳۰ فیصد دوسرے کا اور ۲۰ فیصد تیسرے کا، وغیرہ) اور پھر اسی تناسب سے نفع تقسیم کرلیں تو باہمی رضامندی سے یہ بھی جائز ہے اور یہ درحقیقت صلح کی صورت ہے۔
(شامی: 325/4، مبسوط السرخسی: 176/11، فتاوی دار العلوم کراچی، فتویٰ نمبر: 59/2053)

(9) سرمایہ لگاتے وقت صراحت نہیں کی تھی: اس صورت میں بیٹا معاون ہوگا اور جو پیسے بیٹے نے لگائے ہیں وہ باپ کے لئے تبرع ہے۔ (فتویٰ بنوری ٹاؤن، فتویٰ نمبر: 527)

MIRKEZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

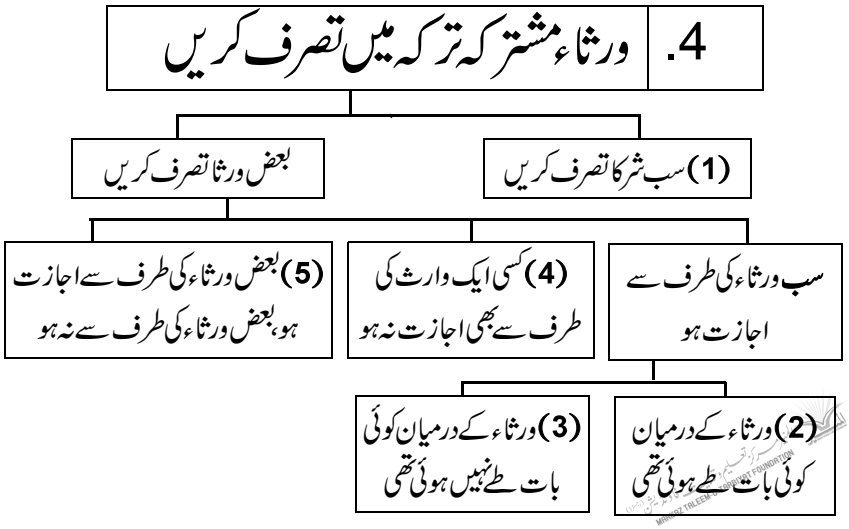

(1) تمام ورثاء مشترکہ ترکہ میں تصرف کریں:

اصل ترکہ اور اس میں جو نفع ہوا ہے یہ دونوں تمام ورثاء میں مشترک ہوگا، کوئی وارث زیادہ نفع کے مطالبے کا حقدار نہیں ہوگا اگرچہ اس کی محنت اور تجربہ دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ ہو۔ (شامی:4/325)

(2) مشترکہ ترکہ میں کوئی ایک وارث یا بعض ورثاء دیگر تمام ورثاء کی اجازت سے تصرف کریں اور سب وارثوں کے درمیان کوئی بات طے پائی تھی:

طے شدہ معاملہ کا اعتبار ہوگا، مثلاً؛

(الف) سارا نفع لیں گے: اگر یہ طے ہوا تھا جو ورثاء کام کریں گے وہ سارا نفع اپنے لیے لیں گے اور کام نہ کرنے والے ورثاء کو نفع میں سے کچھ نہیں ملے گا تو یہ صورت جائز ہے اور ایسی صورت میں کام نہ کرنے والوں کا حصہ بطور قرض ہوگا اور ان کو صرف اتنا حصہ ملے گا جتنا اصل ترکہ میں ان کا حصہ ہے، نفع میں ان کو کچھ نہیں ملے گا۔

(ب) صرف ان کے حصہ کے بقدر نفع ملے گا، اضافی نہیں ملے گا: اگر یہ طے ہوا تھا جو

ورثاء کام کریں گے ان کو نفع میں سے کوئی اضافی حصہ نہیں ملے گا بلکہ صرف ان کے حصہ کے بقدر نفع ان کو ملے گا تو یہ صورت بھی درست ہے اور تقسیم کے وقت حسب معاہدہ ہر شریک کو اس کے حصہ کے بقدر اصل ترکہ اور نفع ملے گا، اپنے حصہ سے زائد نفع نہیں ملے گا۔

(ج) حصہ کے بقدر نفع بھی ملے گا اور خاص تناسب سے اضافی نفع بھی ملے گا: اگر ئی طے ہوا تھا کہ جو ورثاء کام کریں گے ان کو زائد نفع ایک خاص تناسب سے ملے گا تو یہ صورت بھی جائز ہے اور ایسی صورت میں تقسیم کے وقت ورثاء کو اپنے حصہ کے بقدر اصل ترکہ اور نفع بھی ملے گا اور حسب معاہدہ کام کرنے والے ورثاء کو نفع میں سے وہ طے شدہ مخصوص نسبت سے بھی نفع ملے گا۔

(د) حصہ کے بقدر نفع بھی ملے گا اور اضافی اجرت بھی ملے گی: اگر یہ طے ہوا تھا کہ جو ورثاء کام کریں گے ان کو اجرت ملے گی تو یہ صورت بھی جائز ہے اور ایسی صورت میں تقسیم کے وقت ورثاء کو اپنے حصہ کے بقدر اصل ترکہ اور نفع بھی ملے گا اور حسب معاہدہ کام کرنے والے ورثاء کو اجرت بھی ملے گی۔ الغرض ورثاء نے باہمی رضامندی سے جو بھی طے کیا ہو ہوگا وہ شرعا معتبر ہوگا۔ (مشترکہ ترکہ کے شرعی احکام:179، تبویب دار العلوم کراچی:8/41، العقود الدریہ:1/93)

(3) مشترکہ ترکہ میں کوئی ایک وارث یا بعض ورثاء دیگر تمام ورثاء کی اجازت سے تصرف کریں اور سب وارثوں کے درمیان کوئی بات طے نہ پائی تھی:

ترکہ مع اضافہ تمام ورثاء میں ان کے حصص کے مطابق تقسیم ہوگا اور مشترکہ ترکہ میں کام کرنے والا وارث اپنے حصہ کے ساتھ ساتھ اجرت مثل کا مستحق ہوگا۔

(مشترکہ ترکہ کے شرعی احکام:179، تبویب دار العلوم کراچی:8/41، العقود الدریہ:1/93)

(4) مشترکہ ترکہ میں کوئی ایک وارث یا بعض ورثاء تصرف کریں اور کسی ایک وراث کی طرف سے بھی تصرف کرنے کی اجازت نہ ہو:

کام کرنے والے وارث کے لیے اپنے حصہ کے بقدر نفع حلال ہے اور باقی ورثاء کے حصہ کے بقدر نفع حلال نہیں جو کہ ان کو لوٹانا ضروری ہوگا۔ کیونکہ مشترکہ ترکہ میں ہر شخص دوسرے

کے حصہ میں اجنبی ہے، اس کی اجازت کے بغیر اس میں تصرف کرنا غصب ہے لہٰذا دوسرے کے حصہ میں بغیر اجازت تصرف کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا منافع کا مالک اگرچہ وہ خود ہے لیکن چونکہ ان منافع میں خبث ہے جس کی وجہ سے یہ منافع واجب التصدق ہیں اور چونکہ ان منافع کے مالکین معلوم ہیں (یعنی دوسرے ورثاء) اس لیے ان کے حصے کا نفع ان کو واپس کرنا ضروری ہوگا، تاہم اس کام کرنے والے وارث کے اپنے حصے میں جتنا نفع ہوا ہے وہ اس کے لیے حلال ہے۔ کیونکہ اس کا اپنا حصہ میں تصرف کرنا درست ہے۔

(ہندیہ:346/2، مجمع الضمانات، الفصل الخامس)

(5) مشترکہ ترکہ میں کوئی ایک وارث یا بعض ورثاء تصرف کریں اور بعض ورثاء کی طرف سے تصرف کرنے کی اجازت ہو اور بعض کی طرف سے اجازت نہ ہو:

اس صورت میں حاصل ہونے والے نفع کا حکم یہ ہوگا کہ جن ورثاء نے تصرف کی اجازت دی تھی تو ان کے حصوں کے مطابق نفع ان کی ملکیت ہوگا لہٰذا وہ اس نفع کے حقدار ہوں گے اور اس کے علاوہ باقی نفع کام کرنے والے وارث کا مملوک ہوگا۔ لیکن اس کے لیے اس میں سے صرف اتنا حصہ حلال اور طیب ہوگا جتنا اس کے اپنے حصہ میراث کے مقابلے میں آتا ہے، باقی جو نفع ان ورثاء کے حصوں سے حاصل ہوا جنہوں نے اجازت نہیں دی تو وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگا بلکہ وہ ملکِ خبیث ہے جس کا ان ورثاء کو لوٹانا ضروری ہے بشرطیکہ اس پر قادر ہو ورنہ فقراء ومساکین کو صدقہ کردے۔

(مشترکہ ترکہ کے شرعی احکام:190، فتاویٰ خیریہ:111/1، جامع الفصولین:266/2)

5. حمل کی وراثت کے احکام

مسئلہ حمل میں اولیٰ یہ ہے کہ ترکہ کی تقسیم ولادت تک روک دی جائے، بعدازولادت حمل کی صفت وعدد کے مطابق مسئلہ بنایاجائے، خصوصًا جب ولادت قریب ہو، لیکن ورثہ کوانتظار پر مجبورنہیں کیا جاسکتا ہے، اس لیے اگرسب ورثہ تاخیر پرراضی ہوں توفبہااوراگروہ فی الفورتقسیم پرمصرہوں توآگے دیے گئے طریقے کے مطابق تقسیم کریں۔

تخریج مسئلہ کاطریقہ بیان کرنے سے پہلے تین مسائل کا جاننا ضروری ہے: مدت حمل، عددوصفت حمل اورشرائط توریث حمل، یہ تینوں بالترتیب بیان کیے جاتے ہیں:

(1) حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دوسال اورکم سے کم مدت چھ مہینے ہے۔

(2) مفتی بہ قول کے مطابق حمل کاعدد ایک فرض کیاجائے گا اورصفت (ذکورت وانوثت) وہ فرض کی جائے گی جوحمل کیلیے بہتر ہو، یعنی اگرمذکرومؤنث میں سے ایک صورت میں وارث ہوتاہے اورایک میں محجوب، تووراث والی صورت اختیارکریں گے، اوراگرایک میں زیادہ ملتاہے ایک میں کم، توزیادہ والی صورت فرض کی جائے گا۔

(3) حمل کے وارث ہونے کے لیے دوشرطیں ہیں:

(الف) حمل اگرمیت سے ہے (یعنی میت کی زوجہ حاملہ ہے) تو بچہ دوسال کے اندر پیدا ہوجائے۔اوراگرغیرمیت سے ہے (مثلا میت کی ام حاملہ ہے) تو چھ مہینے کے اندر پیدا ہوجائے۔

(ب) حمل کااکثرحصہ ماں کے پیٹ سے زندہ باہرآجائے۔اکثرکامطلب یہ ہے کہ سیدھا پیدا ہو (یعنی سرکی جانب سے) تو سینہ نکلنے تک زندہ ہو۔ پاؤں کی جانب سے پیدا ہوتو ناف نکلنے تک زندہ ہو، اگراس سے پہلے مرجائے تووارث نہ ہوگا۔

تخریج کے مسائل:

مسائل حمل کی اصل یہ ہے کہ اس میں بھی دو مسئلے بنائے جائیں، ایک میں حمل کو مذکر اور دوسرے میں مؤنث فرض کیا جائے، پھر دونوں مسئلوں کے درمیان نسبت دیکھ کر اس کے مطابق ان کو ایک دوسرے سے ضرب دی جائے، یعنی اگر ان کے درمیان نسبت توافق ہو تو ہر مسئلہ کے وفق کو دوسرے مسئلہ اور سہام سے، اور اگر تباین ہو تو ہر مسئلہ کے کل کو دوسرے مسئلہ اور سہام سے ضرب دی جائے گی، پھر حمل کے علاوہ باقی ورثہ کو دونوں صورتوں میں سے جس میں کم حصہ ملتا ہو وہ انہیں دیدیا جائے اور مابقی محفوظ رکھ لیا جائے۔ اگر حمل مذکر پیدا ہو تو دونوں مسئلوں میں سے مذکر والی صورت پر عمل کریں، اگر مؤنث پیدا ہو تو مؤنث والی صورت پر عمل کریں، اگر مذکر و مؤنث دونوں پیدا ہوں تو ''**للذکر مثل حظ الأنثیین**'' کا قانون جاری کیا جائے، اگر مردہ پیدا ہو تو اسے کالعدم قرار دیکر مال موقوف بقیہ ورثہ پر تقسیم کردیں۔

مثال قولِ مفتی بہ:

مسئلہ 24 تصـــ 72 تصـــ 216 وفق 8 (توافق، عدد ثالث 9)

مســـ

زوجۃ حبلی	حمل مذکر	13	بنت	اب	ام
3	26	39	13	4	4
27	78	117	39	12	12
				36	36

مسئلہ 24 عـــ 27 تصـــ 216 وفق 3

مســـ

زوجۃ حبلی	حمل مؤنث	بنت	اب	ام
3	8	8	4	4
24	64	64	32	32

تشریح:

عمل ضرب کے بعد مسئلہ 216 سے بنا، حمل کے سوا بقیہ ورثہ کو اقل دینا ہے، زوجہ کے لیے اقل دونوں صورتوں میں سے 24، بنت کے لیے 39 اور ابوین کے لیے 32,32 ہے۔ ان حصوں کا مجموعہ 127، ہوا (24+32+32+39=127) باقی 89 بچا (216-127=89) اس کو موقوف رکھا جائے گا۔

اگر اولاد مذکر پیدا ہوئی تو مذکر والی صورت پر عمل کرتے ہوئے زوجہ کو 3 اور ابوین کو 4,4 اور حمل کو 78 دیا جائے۔

اگر اولاد مؤنث پیدا ہوئی تو مؤنث والی صورت پر عمل کریں، اس صورت میں کل مال موقوف (89) بنات کو ملتا ہے، لہذا نو ازائدہ بنت کو 64 اور دوسری بنت کو 25 مزید دیا جائے، جو اسے پہلے سے دیے گئے 39 کے ساتھ مل کر 64 ہو جائے گا۔

اگر اولاد مذکر و مؤنث دونوں پیدا ہوئی، تو مال عصوبت 117 کو ان کے عدد رؤوس پر ''للذکر مثل حظ الانثیین'' تقسیم کر دیں۔

اگر ولد مردہ پیدا ہوا تو حمل کو مردہ سمجھ کر عمل کریں یعنی اسے کالعدم قرار دے کر مال موقوف ورثہ پر تقسیم کریں جیسے:

مسئلہ 24 تصـ 27 تصـ 216 وفق 3

مســـــــ

(39+69=108) یہ کل 207 ہوا (27+108+36+36=207) باقی 9 رہ گئے جو ''اب'' کو عصبہ ہونے کی وجہ سے دیے جائیں گے تو اس کا کل حصہ 45 ہو جائے گا۔

مثال السراجية التي وقف فيها نصب أربعة بين:

مسئلہ 24 تصـ216 وفق 8 (توافق، عدد ثالث 3)

مس					
زوجة	حمل (4 ابن)	13 / 117	بنت	اب	ام
3	$2\frac{8}{9}$		$1\frac{4}{9}$	4	4
27	26		13	36	36

مسئلہ 24 عـ27 تصـ216

مس				
زوجة	حمل (4 بنت)	بنت	اب	ام
3	16		4	4
24	128		32	32

تشریح:

دونوں مسئلوں میں توافق کی نسبت تھی، ہر ایک کے وفق کو دوسرے مسئلے اور سہام کے ساتھ ضرب دی گئی، مسئلہ ثانیہ کا وفق 9 ہے، اس کو مسئلہ اولیٰ کے مال عصوبت 13 سے ضرب دی گئی تو 117 حاصل ہوا، اس کو 4 ابن اور ایک بنت پر ''**للذكر مثل حظ الانثيين**'' تقسیم کیا تو ہر ابن کو 26 اور بنت کو 13 ملے۔

وضاحت:

حمل مذکر والی صورت میں مال عصوبت (13) کی تقسیم تصحیح کیے بغیر 4 ابن اور ایک بنت پر ''**للذكر مثل حظ الانثيين**'' کے اعتبار سے اس طرح $1\frac{4}{9}$ $2\frac{8}{9}$ کی گئی کہ ابن کو اور بنت کو ملا۔ جب مسئلہ ثانی کے وفق کو ان کے مشترکہ حصے 13 سے ضرب دیں گے تو 117 ہو جائے گا، اس میں سے 26 ہر ابن کو اور 13 ہر بنت کو ملے گا۔

فائدہ:

$1\frac{4}{9}$ مخلوط کسر ہے یعنی اس میں عدد صحیح اور کسر دونوں موجود ہیں، اس کو عدد صحیح (9) کے ساتھ ضرب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اسے غیر مخلوط کسر میں تبدیل کیا جائے یعنی مخرج کو عدد صحیح میں ضرب دے کر حاصل میں کسر کو جمع کیا جائے، 13 جواب آئے گا۔(13=4+1x9) اسے مخرج کے ساتھ $\frac{13}{9}$ لکھیں گے، پھر عدد صحیح (9) کو $\frac{13}{9}$ کے ساتھ ضرب دیں گے:

($\frac{13}{\cancel{9}}$ x$\cancel{9}$=13) تو 13 جواب آئے گا، وعلی ہذا القیاس $2\frac{8}{9}$ کی 9 کے ساتھ ضرب یوں ہی ہوگی: پہلے مخلوط کسر کو غیر مخلوط بنا دیا $2\frac{8}{9}$ = $\frac{26}{9}$ پھر 9 کو اس کے ساتھ ضرب دی ($\frac{26}{\cancel{9}}$ x$\cancel{9}$=26) تو 26 جواب آیا۔

الغرض زوجہ کے لیے دونوں صورتوں میں اقل 24، بنت کے لیے 13 اور ابوین کے لیے 32,32 ہیں ، یہ کل 101 حصے ان کو دیدیے جائیں گے ، باقی 115 بچے (115=101-216) یہ موقوف رکھے جائیں گے۔

اگر حمل مذکر پیدا ہوا تو مذکر والی صورت پر عمل کیا جائے، زوجہ کو 3، اور ابوین کو 4,4 اور 4 ابن کو 104 (فی ابن 26) دیا جائے۔

اگر حمل مؤنث پیدا ہو، تو مؤنث والی صورت پر عمل کرتے ہوئے کل مال موقوف (115) بنت کو دیئے گئے حصے (13) کے ساتھ ملا کر طائفہ بنات کو دیا جائے ان کا کل حصہ 128 ہو جائے گا، اگر کسر ہو تو تصحیح کر لی جائے۔

اگر بچہ مردہ پیدا ہوا، تو حمل کو کالعدم سمجھ کر تقسیم کی جائے ، زوجہ وابوین کا روکا گیا مال دیا جائے گا، 3 زوجہ کو 4,4 ابوین کو اور بنت کو اتنا مزید دیا جائے کہ کل کے نصف 108 تک پہنچ جائے۔ 13 اسے پہلے ملے، 95 مزید دینے سے 108 ہو جائیں گے، یہ کل 207 ہوئے (207=108+36+36+27) باقی 9 رہ گئے جو ''اب'' کو بطور عصبہ کے مل جائیں گے تو اس کے کل سہام 45 ہو جائیں گے، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

تماثل، تداخل اور تباین کی مثالیں:

تماثل:

مسئلہ 6

مس

ام(حاملہ)	بنت	اخ ع(حمل مذکر)
1	3	2

مسئلہ 6

مس

ام(حاملہ)	بنت	اخ ع(حمل مؤنث)
1	3	2

تداخل:

مسئلہ 8

مس

زوجہ(حاملہ)	اخت ع	اخت ع	ابن(حمل مذکر)
1	م	م	7

مسئلہ 8تصـــ16

مس

زوجہ(حاملہ)	اخت ع	3 / 6	اخت ع	بنت(حمل مؤنث)
1 / 2	3		3	4 / 8

تباین:

مثال قول السراجية: "وان كان من غيره وجاءت بالولد لستة أشهر أو أقل منها يرث۔"

مسئلہ 8تصـــ16تصـــ 90

مس

ام(حاملہ)	حمل مذکر،اخ ع		اخت ع
1	10	5	5
3	50	15	25
15		76	

مسئلہ 6ر5تصـــ90

مس

ام(حاملہ)	حمل مؤنث،اخت ع	اخت ع
1	2	2
18	36	36

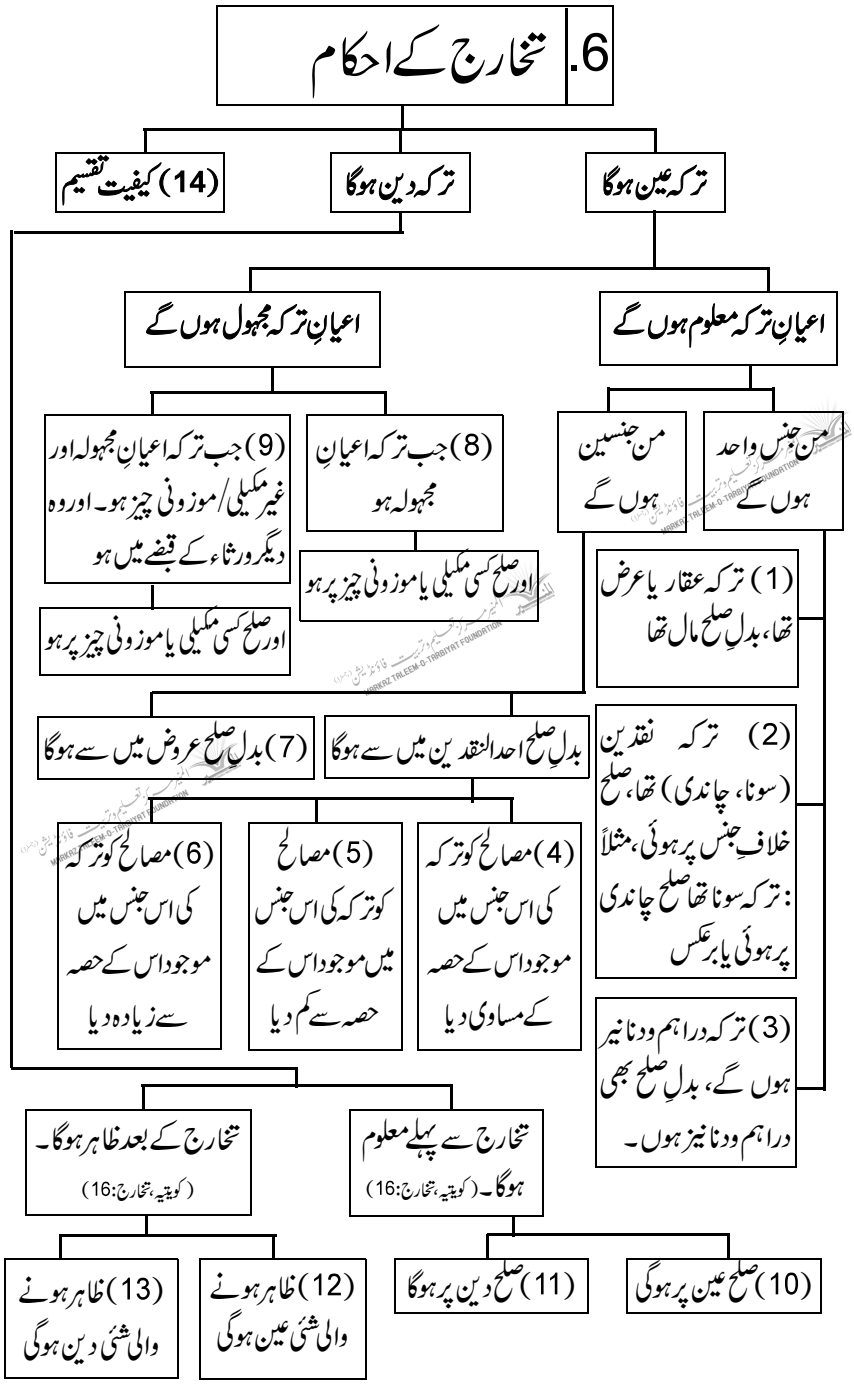
6. تخارج کے احکام
ترکہ عین ہوگا
ترکہ دین ہوگا
(14) کیفیت تقسیم
اعیانِ ترکہ معلوم ہوں گے
اعیانِ ترکہ مجہول ہوں گے
من جنسِ واحد ہوں گے
من جنسین ہوں گے
(1) ترکہ عقار یا عرض تھا، بدلِ صلح مال تھا
(2) ترکہ نقدین (سونا، چاندی) تھا، صلح خلافِ جنس پر ہوئی، مثلاً: ترکہ سونا تھا صلح چاندی پر ہوئی یا برعکس
(3) ترکہ دراہم ودنانیر ہوں گے، بدلِ صلح بھی دراہم ودنانیز ہوں۔
(8) جب ترکہ اعیانِ مجہولہ ہو
اور صلح کسی مکیلی یا موزونی چیز پر ہو
(9) جب ترکہ اعیانِ مجہولہ اور غیر مکیلی/موزونی چیز ہو۔ اور وہ دیگر ورثاء کے قبضے میں ہو
اور صلح کسی مکیلی یا موزونی چیز پر ہو
بدلِ صلح احد النقدین میں سے ہوگا
(7) بدلِ صلح عروض میں سے ہوگا
(4) مصالح کو ترکہ کی اس جنس میں موجود اس کے حصہ کے مساوی دیا
(5) مصالح کو ترکہ کی اس جنس میں موجود اس کے حصہ سے کم دیا
(6) مصالح کو ترکہ کی اس جنس میں موجود اس کے حصہ سے زیادہ دیا
تخارج سے پہلے معلوم ہوگا۔ (کویتیہ، تخارج:16)
تخارج کے بعد ظاہر ہوگا۔ (کویتیہ، تخارج:16)
(10) صلح عین پر ہوگی
(11) صلح دین پر ہوگا
(12) ظاہر ہونے والی شئ عین ہوگی
(13) ظاہر ہونے والی شئ دین ہوگی

(1) ترکہ عقار یا عرض تھا، بدلِ صلح مال تھا

تخارج صحیح ہے چاہے ترکہ میں صلحہ کرنے والے کے حصہ کی مقدار معلوم ہو یا مجہول ہو (کہ یہ حالت مفضی الی النزاع نہیں)

وجہ: اس لیے کہ صلح کو بیع قرار دیا جاسکتا ہے کہ بیع قلیل وکثیر من الثمن دونوں طرح درست ہوسکتی ہے۔ (الموسوعة الفقهية الكويتيه، تخارج، فقره: 11-الف)

(2) ترکہ نقدین (سونا، چاندی) تھا، صلح خلافِ جنس پر ہوئی، مثلاً: ترکہ سونا تھا صلح چاندی پر ہوئی یا برعکس

تخارج صحیح ہے، چاہے بدل صلح ترکہ میں جو حصہ بنا ہے اس سے کم ہو یا زیادہ ہو، بشرطیکہ مجلس میں قبضہ ہوجائے۔

وجہ: اس لیے کہ یہ بیع الجنس بخلاف الجنس ہے اس لیے تساوی کی ضرورت نہیں۔

(الموسوعة الفقهية الكويتيه، تخارج، فقره: 11-ب)

(3) ترکہ دراہم ودنانیر ہوں گے، بدلِ صلح بھی دراہم ودنانیز ہوں

تخارج صحیح ہے، کیفما کان۔ بشرطیکہ مجلس میں قبضہ ہوجائے۔

وجہ: اس لیے یہ بیع الجنس بخلاف الجنس ہے اس لیے تساوی کی ضرورت نہیں۔

(الموسوعة الفقهية الكويتيه، تخارج، فقره: 11-ج)

(4) مصالح کو ترکہ کی اس جنس میں موجود اس کے حصہ کے مساوی دیا صلح باطل ہے۔

وجہ: لأنه إذا كان البدل مساويًا تبقى الزيادة من غير جنس البدل خالية عن العوض، فيكون ربا۔ (الموسوعة الفقهية الكويتيه، تخارج، فقره: 11-د)

(5) مصالح کو ترکہ کی اس جنس میں موجود اس کے حصہ سے کم دیا
صلح باطل ہے۔

وجہ: وإن كان البدل أقل من نصيبه تبقى الزيادة من جنس ذلک ومن غير جنسه خالية عن العوض، فيكون ربا۔ (الموسوعة الفقهية الكويتيه، تخارج، فقره: 11-د)

(6) مصالح کو ترکہ کی اس جنس میں موجود اس کے حصہ سے زیادہ دیا
صلح جائز ہے۔

وجہ: ليكون نصيبه بمثله والزيادة تكون في مقابل حقه من بقية التركة احترازا عن الربا، ولا بد من التقابض فيما يقابل نصيبه، لأنه صرف في هذا القدر۔ (الموسوعة الفقهية الكويتيه، تخارج، فقره: 11-د)

(7) بدلِ صلح عروض میں سے ہوگا
صلح جائز ہے، چاہے بدلِ صلح ترکہ میں جو حصہ بنتا ہے اس سے کم ہو یا زیادہ ہو۔
وجہ: یہ بیع الجنس بخلاف الجنس ہے اس لیے تساوی کی ضرورت نہیں۔
(الموسوعة الفقهية الكويتيه، تخارج، فقره: 11-ه)

(8) جب ترکہ اعیانِ مجہولہ ہو اور صلح کسی مکیلی یا موزونی چیز پر ہو
اس میں اختلاف ہے، بعض علماء کے نزدیک یہ جائز نہیں رباء کے شبہ کی وجہ سے، بعض علماء کے نزدیک جائز ہے اس لیے کہ ہوسکتا ہے بدلِ صلح ترکہ کے جنس میں سے نہ ہو۔

ففيه اختلاف: قال المرغيناني رحمہ اللہ: لا يجوز الصلح لما فيه من احتمال الربا، بأن يكون في التركة مكيل أو موزون من جنسه، فيكون في حقه بيع المقدر بجنسه جزافا۔

وقال أبو جعفر: يجوز، لاحتمال أن لا يكون في التركة من ذلک الجنس، وإن كان فيها فيحتمل أن يكون نصيبه من ذلک الجنس في التركة أقل مما وقع عليه الصلح فلا يلزم الربا، واحتمال أن يكون نصيبه من ذلک أكثر أو مثل ما وقع عليه

الصلح هو احتمال الاحتمال، ففيه شبهة الشبهة، وليست بمعتبرة۔
(الموسوعة الفقهية الكويتيه، تخارج، فقره: 11-و)

(9) جب ترکہ اعیانِ مجہولہ اور غیر مکیلی/موزونی چیز ہو۔ اور وہ دیگر ورثاء کے قبضے میں ہو اور صلح کسی مکیلی یا موزونی چیز پر ہو
صحیح قول کے مطابق یہ صلح جائز ہے۔

قيل: لايجوز، لأنه بيع المجهول، لأن المصالح باع نصيبه من التركة وهو مجهول بما أخذ من المكيل والموزون۔

والأصح أنه يجوز لأن الجهالة هنا لتفضيالى المنازعة لعدم الحاجة الى التسليم، لقيام التركة في يدهم، حتى لو كانت في يد المُصالح أو بعضها لم يجز الصلح مالم يعلم جميع مافي يده للحاجة الى التسليم۔ (الموسوعة الفقهية الكويتيه، تخارج، فقره: 11-ز)

(10) ترکہ دین ہو، تخارج سے پہلے معلوم ہو اور صلح عین پر ہو
صلح باطل ہے۔

وجہ: یہ ہے کہ صفقہ ایک ہے، عام ازیں کہ دین کا حصہ بیان کرے یا نہ کرے۔ احناف کے ہاں اس صلح کی درستگی کے لیے چند شرائط ہیں: (1) ورثاء یہ شرط لگائیں کہ مصالح مقروض کو اپنے حصہ دین سے بری کردے گا، اس لیے کہ اس وقت یہ اسقاط ہوگا یا قرض دار کو دین کا مالک بنانا ہوگا اور یہ جائز ہے۔ (الموسوعة الفقهية الكويتيه، تخارج، فقره: 16)

(11) ترکہ دین ہو، تخارج سے پہلے معلوم ہو اور صلح دین پر ہو
صلح باطل ہے۔

وجہ: دین میں اس لیے باطل ہے کہ اس میں تملیک الدین (وهو حصة المصالح) من غير من عليه الدين (وهم الورثة) لازم آرہا ہے اور یہ باطل ہے۔

(الموسوعة الفقهية الكويتيه، تخارج، فقره: 16)

(12) ترکہ دین ہو، تخارج کے بعد ظاہر ہو اور ظاہر ہونے والی شئ عین ہو

زیادہ مشہور قول کے مطابق یہ اس مصالحت کے تحت داخل نہیں ہوگی جو ورثاء کے باہم اتفاق سے ہوئی ہے بلکہ سب کے درمیان برابر تقسیم کیا جائے گا۔ ایک قول یہ ہے کہ مصالحت میں یہ شئ بھی داخل مانی جائے گی اور اس کے بارے میں کسی دعویٰ کی گنجائش نہیں ہوگی۔

(الموسوعة الفقهية الكويتيه، تخارج، فقره: 21)

(13) ترکہ دین ہو، تخارج کے بعد ظاہر ہو ظاہر ہونے والی شئ دین ہو

مصالحت کے تحت عدمِ دخول والے قول کے مطابق مصالحت درست رہے گی اور دین تمام ورثاء کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔ اور دخول والے قول کے مطابق مصالحت فاسد ہوگی۔ الا یہ کہ دین کو مصالحت کے وقت ہی خارج کر دیا گیا ہو۔ (الموسوعة الفقهية الكويتيه، تخارج، فقره: 21)

(14) کیفیت تقسیم

قاعدہ: اگر کوئی وارث مصالحت کر لے تو اولاً تمام ورثہ کو لکھ کر مسئلہ کی تصحیح کی جائے گی پھر صلح کرنے والے کا حصہ تصحیح سے گھٹا دیا جائے گا، گھٹانے کے بعد باقی ماندہ سہام پر ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔ (طرازی شرح سراجی: 177، کویتیه، تخارج، فقره: 27)

پہلی مثال:

مسئلہ 3=3-6

مس

زوج مصالح	أم	عم
نصف	ثلث	عصبة
3	2	1

دوسری مثال:

مسئلہ 8تصـ32=25

مس

زوجة	ابن الصالح	ابن	ابن	ابن	7
ثمن	عصبة	عصبة	عصبة	عصبة	28
1	7	7	7	7	
4					

مشق: تخارج

نمبر شمار	مرحومہ کے ترکہ میں یہ چیزیں تھیں	وارث نے اپنے حصہ کے بدلے یہ عوض لیا	حکم
1	صرف سامان اور جائیداد تھی۔ مثلاً گاڑی، کپڑے، برتن، مکان، زمین وغیرہ	نقد رقم لی	
2	صرف سامان اور جائیداد تھی۔ مثلاً گاڑی، کپڑے، برتن، مکان، زمین وغیرہ	کچھ سامان یا کچھ جائیداد لی	
3	سامان+سونا یا چاندی یا نقدی	سامان لیا	
4	سامان+سونا یا چاندی یا نقدی	سونا یا چاندی یا نقد رقم لی	
5	صرف سونا یا صرف چاندی یا صرف نقدی	سونا یا چاندی یا نقد رقم لی	
6	سونا یا چاندی تھا	سونے کی صورت میں چاندی لی اور چاندی کی صورت میں سونا لیا	
7	سونا+چاندی تھی	سونا+چاندی لی	

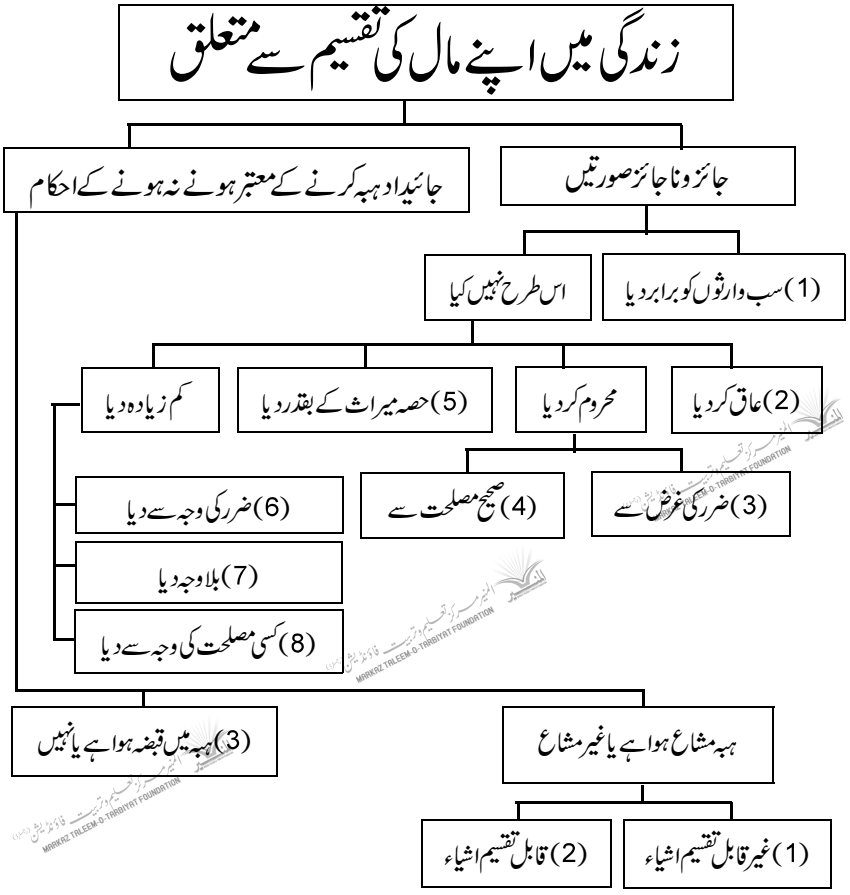

❑ جائیداد کی تقسیم کی منصفانہ اور غیر منصفانہ، جائز وناجائز صورتیں اور ان کے احکام

(1) سب ورثاء کو برابر دینا:

● عام حالات میں اولاد کے درمیان تقسیم کے وقت برابری اور مساوات افضل اور بہتر ہے واجب نہیں ہے، ہاں اگر بعض کو خواہ مخواہ نقصان پہنچانا مقصود ہو تو پھر برابری لازم ہوگی۔

● اولاد نہ ہونے کی صورت میں بھائی بہن کے ساتھ بھی ہبہ میں برابری کرنی چاہیے۔ (دار العلوم زکریا: 578/5، فتاوی رحیمیہ: 325/9)

(2) سب کو برابر نہیں دینا کسی کو عاق کر دینا:

شریعت کی رو سے اپنی اولاد کو جائیداد سے عاق کرنے کا اعتبار نہیں ہے لہذا والد کے عاق کرنے سے اسکا حقِ میراث ختم نہیں ہوتا بلکہ جس طرح دوسرے ورثاء حق دار ہوتے ہیں ایسے ہی عاق شدہ وارث بھی میت کی وفات کے بعد حقدار ہوتا ہے کیونکہ وراثت ملکِ اضطراری اور حقِ شرعی ہے والد اور اس کی وارث بننے والی اولاد کے قصد اور ارادے کے بغیر یہ حق ثابت ہو جاتا ہے۔ (وراثت اور مشترکہ ترکہ کے شرعی احکام:70)

(3) کسی کو محروم کرنا ضرر کی غرض سے:

وارث محروم کرنے سے بھی محروم نہیں ہوگا۔ (وراثت اور مشترکہ ترکہ کے شرعی احکام:71)

(4) کسی کو محروم کرنا صحیح مصلحت کی غرض سے:

کسی مصلحت (بے دین ہونے) کی وجہ سے بقدرِ قوت سے زائد نہیں دینا چاہیے، انکو محروم کرنا اور زائد مال امور دینیہ میں صرف کرنا مستحب ہے۔ ہاں اگر کسی شرعی وجہ سے محرو کرنا چاہتا ہو تو اسکا طریقہ یہ ہے کہ انتقال سے قبل حالتِ صحت میں یا تو سارا مال باقی ورثاء کو ھبہ کر کے مالک وقابض بنا کر دیدے یا پھر کسی کارِ خیر دیدے تو محروم ہو جائیگا۔

(وراثت اور مشترکہ ترکہ کے شرعی احکام:71، جدید معاملات کے شرعی احکام:82)

(5) حصہ میراث کے بقدر دیا:

امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہدیہ میں لڑکا اور لڑکی میں برابری ہونی چاہیے اور امام محمدؒ کے نزدیک لڑکے کو لڑکی کا دوگنا ہدیہ دینا بہتر ہے، تطبیق کی صورت یہ ہے کہ اگر کوئی اپنی زندگی میں موت کے تصور سے پہلے کوئی چیز ہبہ کرے تو اولاد میں برابری کرے اور اگر موت سے پہلے اولاد کو ترکہ کے جھگڑوں سے بچانے کے لیے جائیداد وغیرہ ہبہ کرے تو اس صورت میں لڑکے کو لڑکی کا دوگنا دے۔ (آسان میراث:184)

(6) کسی کو کم کسی کو زیادہ دینا ضرر کی وجہ سے:

مکروہ تحریمی ہے البتہ قضاءً نافذ ہوگا مگر دیانۃً واجب الرد ہے۔

(جدید معاملات کے شرعی احکام:82)

(7) کسی کو کم کسی کو زیادہ دینا بلا وجہ:

مکروہِ تنزیہی ہے، ذکور واناث (بیٹے اور بیٹیوں) میں تسویہ (برابر) دینا مستحب ہے۔

(جدید معاملات کے شرعی احکام:82)

(8) کسی کو کم کسی کو زیادہ دینا کسی مصلحت کی وجہ سے:

کسی مصلحت (دینداری، خدمت گزاری، خدماتِ دینیہ کا شغل یا احتیاج وغیرہ) وجوہ کی بناء پر تفاضل مستحب ہے۔ (جدید معاملات کے شرعی احکام:82)

❑ زندگی میں اپنی جائیداد کسی کو ہبہ کرنے اور اس کے معتبر ہونے نہ ہونے کے احکام

(1) ہبہ مشاع غیر قابلِ تقسیم اشیاء:

اگر کسی کو آدھی یا تہائی یا چوتھائی چیز دو، پوری نہ دو (یعنی مشاع کا ہبہ ہو) تو اسکا حکم یہ ہے کہ دیکھو وہ کس قسم کی چیز ہے آدھی بانٹ دینے کے بعد کام کی رہے گی یا نہ رہے گی، اگر بانٹ دینے کے بعد اس کام کی نہ رہے جس کام کی ہے جیسے چکی کہ اگر بیچوں بیچ سے توڑ کے دیدو تو پیسنے کے کام کی نہ رہے گی اور جیسے چوکی، پلنگ، پتیلی، لوٹا، کٹورہ، پیالہ، صندوق، جانور وغیرہ ایسی چیزوں کو بغیر تقسیم کیے بھی آدھی تہائی جو کچھ دینا منظور ہو دینا جائز ہے، اگر وہ قبضہ کرلے تو جتنا حصہ تم نے دیا ہے اسکا مالک بن گیا اور وہ چیز مشترک ہوگئی۔

(الموسوعہ الفقہیہ الکویتیۃ، شیوع، فقرۃ:11، مسائل بہشتی زیور:145)

(2) ہبہ مشاع قابلِ تقسیم اشیاء: (یعنی بغیر تقسیم ہوئے ان کا ہبہ)

1) اگر وہ ایسی چیز ہے کہ تقسیم کرنے کے بعد بھی کام کی رہے جیسے: زمین، گھر، کپڑے کا تھان، جلانے کی لکڑی، اناج، غلہ، دودھ، دہی وغیرہ تو بغیر تقسیم کیے ان کا دینا صحیح نہیں ہے جو اگر

چہ اس شئ میں اپنے شریک ہی کو دیا ہو، اگر تم نے کسی سے کہا کہ ہم نے اس برتن کا آدھا گھی تم کو دے دیا وہ کہے کہ ہم نے لے لیا تو ہ دینا صحیح نہیں ہوا بلکہ اگر وہ برتن پر قبضہ بھی کر لے تب بھی اس کا مالک نہیں ہوا، ابھی سارا گھی تمہارا ہی ہے۔ ہاں اس کے بعد اگر اس میں سے آدھا گھی الگ کر کے اس کے حوالہ کر دو تو اب البتہ اس کا مالک ہو جائے گا، الّا یہ کہ باپ اپنے نابالغ بچوں کو ہبہ کرے تو چونکہ قبضہ ضروری نہیں ہے لہٰذا ہبہ میں شیوع مفسد نہیں۔

(الموسوعہ الفقہیہ الکویتیۃ، شیوع، فقرۃ:11، مسائل بہشتی زیور:145، وراثت اور مشترکہ ترکہ کے شرعی احکام:81)

2) شریک کو دینا صحیح ہے مگر یہ قول ظاہر مذہب کے خلاف ہے اس لیے بدون مجبوری اس پر عمل کرنا درست نہیں۔ (امداد الاحکام:38/4،، جدید معاملات کے شرعی احکام:78/2)

(3) ہبہ میں قبضہ ہوا یا نہیں:

قبضہ کیلئے تمکین یعنی ہر قسم کے اختیار دینا اور رفع موانع ضروری ہیں لہٰذا محض زبانی ہبہ یا کاغذات نام کروا کر ایسے ہی موہوبہ مکان سے اپنا سامان الگ نہ کرنے سے ہبہ نہ ہوگا۔

(وراثت اور مشترکہ ترکہ کے شرعی احکام:75-74)

اسی طرح اگر کسی نے مکان لیا تو اپنا سارا مال اسباب نکال کے خود بھی اس گھر سے نکل کے دینا چاہیے، البتہ اگر ہبہ کرنے والا مکان میں موجود اپنا سارا سامان جس کو ہبہ کیا ہے پہلے اس کے پاس امانت کے طور پر رکھ دے پھر اس کو مکان ہبہ کر دے تو جائز ہے اور اس کا مکان سے سامان نکالنا ضروری نہ ہوگا۔

بیوی اپنے شوہر کے ساتھ جس مکان میں رہتی ہے وہ اس کی اپنی ملکیت ہے اس نے وہ مکان شوہر کو ہبہ کر دیا تو اسی حالت میں ہبہ صحیح ہو گیا کیونکہ عورت اور اس کا مکان شوہر ہی کے قبضہ میں ہوتا ہے۔ (مسائل بہشتی زیور:145)

یادداشت

حضرت مفتی منیر احمد صاحب مدظلہ کی تصانیف

نمبر شمار	کتاب	نمبر شمار	کتاب
1	فہم ایمانیات	19	فہم جمعۃ المبارک
2	فہم محرم الحرام کورس	20	حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول
3	فہم صفر کورس	21	شادی مبارک
4	فہم شعبان کورس (شبِ براءت)	22	کامیاب گھرداری
5	فہم زکوٰۃ کورس	23	بیٹی مبارک ہو
6	فہم رمضان کورس	24	جذباتی رویوں سے ایسے بچیں
7	فہم حج وعمرہ کورس	25	سیرت کوئز لیول 1
8	فہم قربانی کورس	26	سیرت کوئز لیول 2
9	فہم دین کورس	27	حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
10	فہم طہارت کورس	28	حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں
11	فہم نماز کورس	29	ڈیپریشن، اسٹریس کے اسباب اور اُن کا حل
12	فہم حلال وحرام کورس	30	مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات
13	فہم مسائل حیض ونفاس	31	مالی معاملات اور شرعی تعلیمات
14	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	32	مالی تنازعات اور ان کا حل
15	توبہ	33	فہم میراث
16	استخارہ	34	آسان علم النحو
17	مسنون اذکار	35	علم دین اور اس کے سیکھنے سکھانے کا صحیح طریقہ
18	فہم نکاح وطلاق	36	طبی اخلاقیات

رابطہ نمبر: 0331-2607207 - 0331-2607204

مفتی منیر احمد صاحب کی مطبوعہ تالیفات ورسائل

Almuneer.pk AlmuneerOfficial Almuneer